حج

تیاری سے واپسی تک

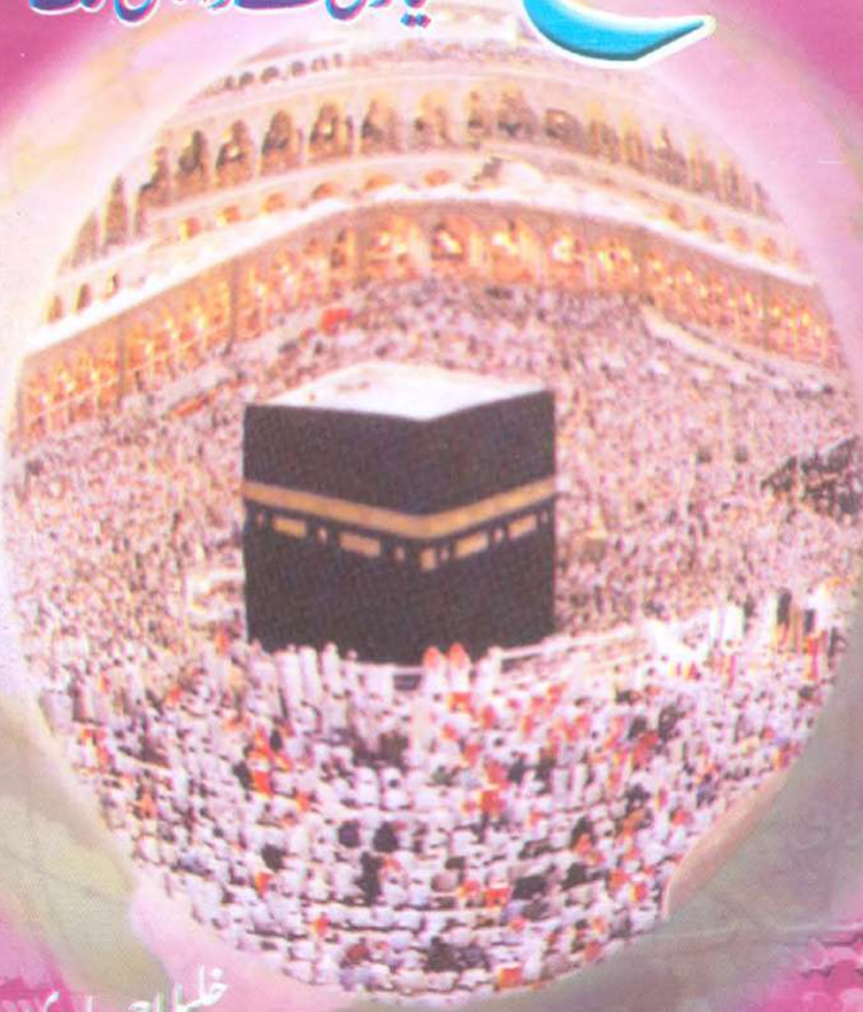

خلیل احمد حامدی

منشورات

حج

تیاری سے واپسی تک

خلیل احمد حامدی

منشورات

حرف اوّل

خلیل احمد حامدی رحمہ اللہ' اللہ تعالیٰ ان کے مرقد کو اپنے انوار سے بھر دے' دین کی جو خدمت کر گئے ہیں اس کے اثرات کئی نسلوں تک' بلکہ صدیوں تک رہیں گے۔ ان کی متنوع خدمات میں سے ایک حج و عمرہ کی یہ گائیڈ بک ہے جسے شائع کرنے کا اور اس طرح اس خدمت میں شریک ہونے کا اعزاز منشورات کو حاصل ہو رہا ہے۔

اس سے زیادہ بہتر ہدایت نامہ کون لکھ سکتا ہے جو عالم دین ہو' حالات حاضرہ پر نظر رکھتا ہو' حرمین آتا جاتا ہو' متعدد مرتبہ حج کیا ہو' اور حج کے منتظمین سے ملاقاتیں کی ہوں۔ یوں یہ بہترین عملی ہدایت نامہ ہے جو ہر حج پر جانے والے مرد اور خاتون کی ضرورت ہے۔

کوشش ہونا چاہیے کہ یہ تمام عازمین حج کے ہاتھوں میں پہنچے تاکہ وہ اسے ساتھ لے کر جائیں۔

مسلم سجاد

سفرِ حج کے چار مراحل، ۷
سفرِ حج سے پہلے، ۱۱
عمرے سے حج تک، ۲۱
اوقات فراغت میں، ۲۸
ایامِ حج، ۳۵
حج اور عمرے کی دعائیں، ۴۲
وقوف عرفات کی دعا، ۵۴
زیارت مدینہ، ۵۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سفرِ حج کے چار مراحل

حج کی سعادت صرف اس شخص کو نصیب ہوتی ہے جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق خاص مل جائے۔ عالمِ ارواح میں جن روحوں نے اعلانِ خداوندی پر لبیک کہا تھا وہ اب لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہتے ہوئے سوئے حرم روانہ ہو۔

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

سفرِ حج کے چار مرحلے ہیں۔ ایک مرحلہ وہ ہے جب عازمینِ حج سفرِ حج کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔

دوسرا مرحلہ وہ ہے جب عازمینِ حج ہوائی جہاز یا بحری جہاز کے ذریعے جدّہ روانہ ہو جائیں گے اور دورانِ سفر کسی مقام پر وہ عمرے (تمتع اور قِران کی صورت میں) یا حج (افراد کی صورت میں) کا احرام باندھیں گے۔ اس مرحلہ میں وہ عام کیفیتوں سے ہٹ کر چند مخصوص عادات و کیفیات کے پابند ہو جائیں گے اور پابندی اس وقت تک ان

پر عائد رہے گی جب تک وہ عمرے سے (تمتع کی صورت میں) یا حج سے (قِران اور افراد کی صورت میں) فارغ نہیں ہو جاتے۔ چونکہ پاکستان کے حضرات زیادہ تر حج تمتع کرتے ہیں اس لیے تمتع والے حاجی کے لیے یہ دوسرا مرحلہ صرف اتنا ہوگا کہ وہ میقات سے احرام باندھ کر روانہ ہوگا اور مکہ معظمہ پہنچ کر عمرہ کے مناسک ادا کر کے احرام کھول دے گا۔ اور پھر ان مخصوص پابندیوں سے آزاد ہو جائے گا جو حالت احرام میں اس پر عائد کی گئی تھیں۔ اس کے بعد وہ حج کے انتظار میں باقی ایام گزارے گا۔

تیسرا مرحلہ وہ ہے جب بندگانِ خدا ۸ ذوالحجہ کو نیا احرام باندھ کر (تمتع کی صورت میں) یا سابقہ احرام کے ساتھ (قِران اور افراد کی صورت میں) مناسک حج ادا کرنے کے لیے مکہ معظمہ سے منیٰ روانہ ہوں گے اور پھر عرفات' مزدلفہ اور منیٰ کے اندر پانچ یا چھ روز گزار کر ان مناسک کی تکمیل کریں گے۔ یہ تیسرا مرحلہ گویا مرحلہ حج ہے)۔ اور یہی سفر حج کا خلاصہ اور منتہائے مقصود ہے۔

ایک چوتھا مرحلہ بھی ہے۔ وہ حج سے پہلے پیش آسکتا ہے اور حج کے بعد بھی۔ وہ ہے سفر مدینہ کا مرحلہ۔ یعنی جذبات و احساسات سے لبریز لمحات کا مرحلہ آداب و قیود اور نزاکتوں اور لطافتوں کے ہجوم کے اندر سے گزرتی ہوئی کیفیات کا مرحلہ۔

اب میں اپنے واجب الاحترام عازمین حج کی خدمت میں ان چاروں مراحل سے متعلق ضروری گزارشات پیش کرتا ہوں۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ آپ حضرات جس مبارک سفر پر جا رہے ہیں اس کے بارے میں کتاب و سنت میں بیان کردہ احکام و مناسک بجا لانے کے ساتھ آپ ان فوائد و مقاصد سے بھی پوری طرح بہرہ ور ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ نے اس سفر کے اندر پنہاں رکھے ہیں تاکہ یہ سفر محض ایک عام سفر بن کر نہ رہ جائے بلکہ زندگی کا انقلابی سفر اور اللہ کی نظر میں مبرور و مقبول سفر بن جائے۔ خود اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حج کے احکام و مناسک کے ہدایات دیتے ہوئے ان مقاصد و فوائد کی طرف

اشارہ فرمایا ہے کہ: وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى (البقرۃ:۱۹۸)(تم زادِ راہ لے لو اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے) یا یہ ارشاد کہ: وَلِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ (الحج:۲۸)(اور زائرین حرم ان فوائد و مقاصد کا بھی نظارہ کریں جو حج و مقامات حج کے اندر ان کے لیے رکھے گئے ہیں)۔

جب آپ مناسک حج صحیح طور پر ادا کر کے اور فوائد و مقاصد حج سے اپنا دامن بھر کر واپس وطن لوٹیں گے تو بے شک آپ آنحضور ﷺ کے اس ارشادِ مبارک کے مصداق بن جائیں گے: مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ (جس نے جنگ و جدال اور معصیت کے کاموں سے بچ کر حج کیا وہ یوں حج سے لوٹے گا جیسے اس کی ماں نے آج ہی جنا ہے)۔

تلبیہ

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ۔

میں حاضر ہوں۔ اے میرے رب میں حاضر ہوں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بے شک ساری تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لیے ہیں اور ساری بادشاہی بھی۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

سفرِ حج سے پہلے

آپ حضرات کا یہ سفر زندگی میں پیش آنے والے دوسرے تمام سفروں سے مختلف ہے۔ آپ نے اب تک کاروبار، رشتہ و پیوند، تعلیم و تعلم اور اس نوعیت کے کئی مختصر یا طویل سفر کیے ہوں گے۔ لیکن اب آپ خدا کے اس گھر کی طرف جا رہے ہیں جس کی طرف آپ کی جبینِ نیاز برسوں عبادت کی دوران جھکتی رہی ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نے اپنا گھر قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے گھر بلایا ہے۔ اور جب آپ وہاں پہنچ جائیں گے تو وہ آپ کو "اپنا مہمان" (ضیوف الرحمٰن) قرار دے گا۔ اس لیے آپ اللہ کے گھر کی طرف جاتے وقت اللہ کے مہمان ہونے کی حیثیت سے اپنے اندر مزید شوق اور وارفتگی پیدا کرنے کے لیے ذیل کی باتوں پر خصوصی توجہ دیں:

۱۔ چونکہ آپ کو کم از کم ڈیڑھ ماہ اس سفر میں رہنا ہوگا، متعدد مشقت کے کام سرانجام دینے ہوں گے، موسم میں تبدیلی سے سابقہ پیش آئے گا اور رہائش اور خوراک اور ضروریات کو پورا کرنے کے لیے نہایت محدود مسائل پر اکتفا کرنا ہوگا۔ اس لیے آپ کو کسی بھی ایسی صورتِ حال سے واسطہ پیش آ سکتا ہے جو آپ کے ذہن و تصور میں بھی نہ ہو۔ پس آپ روانگی سے پیشتر حتی الامکان اپنے جو بھی ذاتی مسائل و معاملات سلجھا سکتے ہوں، سلجھائیں۔ مثلاً قرض کا معاملہ، شادی و رشتے کا معاملہ اور جائداد و املاک سے متعلق

مسائل۔ اگر ان معاملات کو سلجھانے میں وقت پیش آرہی ہے اور ظاہر ہے کہ اس طرح معاملات شب و روز میں حل نہیں کیے جا سکتے' تو پھر آپ آنحضور ﷺ اور بزرگانِ اسلام کی اس تلقین پر عمل کریں کہ اپنے خصوصی امور سے متعلق وصیت نامہ تحریر کر دیں۔ اور اسے بند کر کے اپنے کسی قابل اعتماد عزیز کی تحویل میں دے دیں۔ اگر آپ بعافیت واپس آ گئے تو وصیت کو خود کھول لیں گے۔ بصورت دیگر یہ وصیت آپ کے ورثا کھول کر اس کی روشنی میں متعلقہ امور سرانجام دے سکتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ یہ تدبیر آپ کو ذہناً یکسو کر دے گی۔ آپ جتنا وقت بیت اللہ کی تجلیات اور مسجد الرسول ﷺ کی نور و نکہت سے لبریز فضا میں گزاریں گے آپ کے قلب و ذہن کے ریشے دنیاوی معاملات میں الجھنے کے بجائے ذکر و عبادت سے وابستہ رہیں گے۔ پھر آپ خود محسوس کریں گے کہ ذوقِ عبادت کس چیز کا نام ہے اور دربارِ رسول ﷺ میں حاضری کیا کیف و مستی رکھتی ہے۔

۲۔ خاکسار کا مشاہدہ ہے کہ جب حج ہو جاتا ہے تو اکثر حجاج کے اندر واپسی کا جذبہ اس قدر شدت کے ساتھ بھڑک اٹھتا ہے کہ ان کے لیے مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں ایک ایک دن گزارنا دوبھر ہو جاتا ہے۔ وہ حرم کی حاضری چھوڑ کر ہوائی جہاز کی کمپنیوں کے دفاتر اور حج اداروں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور ہر جا و بے جا زور اس بات پر صرف کرنے لگتے ہیں کہ وہ کل وطن واپس جانے کے بجائے آج ہی چلے جائیں۔ اس طرح کے اضطراب و بے تابی کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں۔ میں تو کہوں گا کہ ان لوگوں کو دیکھ کر احساس ہوتا ہے کہ شاید اب انہیں حرم مکی کے انوار و تجلیات اور مدینۃ النبی ﷺ کے کوچہ و بازار کاٹے کھا رہے ہیں اور وہ جلد از جلد ان سے جان چھڑانا چاہتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض لوگ کسی فوری مجبوری کے تحت عجلت پر اتر آئے ہیں' مگر کچھ لوگ بغیر کسی حقیقی مجبوری کے اگر یہ بے تابی دکھاتے ہیں تو اس کی وجہ اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ انہیں اپنے ذاتی کاموں اور دنیاوی دھندوں کی یاد ستا رہی ہے۔ اسی غرض سے خاکسار نے

یہ مشورہ پیش کیا ہے کہ عازمین حج کوشش کریں کہ جس حد تک دنیاوی دھندوں کو سمیٹ سکتے ہوں سمیٹ لیں یا انہیں اس حد تک منظم کرلیں کہ ان کی یاد سوہانِ روح نہ بن جائے۔ اور سفرِ حج میں اپنے محبوب سے جو تازہ تعلق استوار ہوا ہے وہ کبیدگی اور بدمزگی کا شکار نہ ہو جائے اور وہ کیفیت پیدا نہ ہونے پائے جس کا نقشہ غالبؔ نے اپنے اس شعر میں کھینچا ہے۔

ایمان مجھے روکے ہے تو کھینچے ہے مجھے کفر
کعبہ میرے پیچھے ہے کلیسا میرے آگے

۳۔ عازمین حج کو یہ بات یاد دلانے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ حج ہو یا کوئی بھی مالی عبادت، رزقِ حلال سے کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ (الذاریات:۵۵) (یاددہانی کراؤ، یاددہانی اہلِ ایمان کے لیے مفید رہے گی۔)

اسی فریضۂ تذکیر کے تحت میں اپنے عازمین حج بھائیوں سے یہ عرض کروں گا کہ حج کے مصارف خالصتاً حلال آمدنی پر مشتمل ہوں۔ یہ دنیا جس میں ہم رہ رہے ہیں اسلامی نظام سے خالی ہے۔ یہاں کی معیشت ان قوانین کے تابع نہیں ہے جو شریعت الٰہی نے وضع کیے ہیں۔ یہاں سود، رشوت، غبن، لوٹ کھسوٹ، حق تلفی اور ممنوع کاروبار کا وسیع سلسلہ جاری ہے۔ یہ بھیانک ماحول دیکھ کر ہی عازمین حج کو یہ مشورہ دینے کی جرأت ہوئی ہے کہ وہ اپنے مصارف حج کا خوب جائزہ لیں کہ کہیں ان میں صریح حرام کی آمیزش تو نہیں ہے۔ ایک حدیث رسول ﷺ کا یہاں ذکر کر دینا مناسب ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ پاک ہستی ہے اور پاک عمل ہی قبول کرتا ہے۔''

اس کے بعد حضور ﷺ نے ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"وہ لمبا سفر کرتا ہے اس کے بال پریشان اور غبار آلود ہو جاتے ہیں' وہ آسمان کی طرف دونوں ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے: اے پروردگار! اے پروردگار! مگر اس کا کھانا حرام کا ہے' اس کا پینا حرام کا ہے' اس کا لباس حرام کا ہے' حرام کی غذا اسے ملی ہے' بھلا ایسے انسان کی دعا کیسے قبول ہوگی۔" (مسلم)

میں آپ کی دل شکنی نہیں کرنا چاہتا۔ میں جو عرض کر رہا ہوں اس کی تہ میں خیر خواہی کا جذبہ کارفرما ہے۔ آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے: اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ (دین خیر خواہی کا نام ہے)۔

اللہ تعالیٰ کی ذات بڑی کریم ہے۔ انسان اگر اخلاص دل اور صدق نیت اور جذبۂ عبودیت کے ساتھ اس ذات کریم سے تعلق استوار کرے گا' تو وہ خود اس امر کی توفیق عطا فرما دے گا کہ انسان حلال پر قانع اور حرام سے مجتنب ہو جائے۔ ہر مومن کو اور علی الخصوص زائرِ حرم کو یہ دعا پابندی سے کرنی چاہیے:

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔ اے اللہ! اپنے حلال پر قانع فرما اور اپنے حرام سے بچا اور اپنے فضل کے ساتھ اپنے سوا ہر در سے بے نیاز کر دے۔

عازمین حج کی دعا ان شاء اللہ قبول ہوگی۔ آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

"پانچ آدمیوں کی دعائیں اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرماتا ہے۔ مظلوم کی' جب تک وہ ظلم سے نجات نہ پالے۔ حاجی کی جب تک وہ واپس نہ پہنچ جائے۔ مجاہد کی' جب تک وہ فارغ نہ ہو جائے۔ مریض کی' جب تک تندرست نہ ہو جائے اور جو دعا پس پشت اپنے بھائی کے لیے کی جائے"۔ (بیہقی' دعوات کبیر)

۳۔ جب کوئی بندۂ مومن کسی نیکی کے کام کا عزم کرتا ہے تو شیطان بھی متحرک ہو جاتا

ہے اور مختلف ہتھکنڈوں سے اس کو خراب یا مجروح کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ خدا کے نیک بندوں پر شیطان کا سب سے خطرناک حربہ یہ ہوتا ہے کہ وہ نیکی کے پیچھے کارفرما جذبۂ اخلاص کو میلا کر دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ نیکی وہی درست ہوگی جو خالصتاً اللہ کے لیے ہوگی۔ شیطان بڑے مکارانہ طریقے سے اس اخلاص کے اندر ریاکاری کا جزو شامل کروا دیتا ہے۔ اس لیے عازمین حج سے میری درخواست ہے کہ وہ حج پر جاتے وقت ریاکاری کی ہر اکساہٹ سے بچنے کی کوشش کریں اور اس سلسلے میں شیطان لعین سے اللہ کی پناہ مانگیں۔

اس امر میں تو کوئی عیب نہیں ہے کہ آپ کے رشتہ داروں اور دوستوں کو یہ خبر ہو کہ آپ حج پر جارہے ہیں اور وہ آپ کو خوشی خوشی روانہ کریں، لیکن آج کل حاجیوں کو رخصت کرنے کی ایک نئی وبا پھیل گئی ہے۔ حج جیسی عظیم عبادت کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس وبا سے میری مراد یہ ہے کہ جب کوئی حاجی صاحب سفر پر روانہ ہوتے ہیں تو ان کے اعزہ و احباب ایک جلوس بنا کر نکلتے ہیں اور حاجی صاحب کے گلے میں نوٹوں کے ہار ڈالتے ہیں۔ اگر ہم حسن ظن سے بھی کام لیں تو پھر بھی یہ کہے بغیر نہ رہ سکیں گے کہ یہ حرکت نمود و نمائش اور فخر و ناز اور پروپیگنڈے کے اجزا سے خالی نہیں ہے۔

میرے حاجی بھائی! بیشک آپ کے دوست احباب آپ کو رخصت کرنے کے لیے آئیں مگر آپ خود بھی سرافگندگی و انکسار اور عبدیت کی شان سے نکلیں اور اپنے وداع کرنے والوں کو بھی یہ مشورہ دیں۔ جلوس، ڈھول تاشے، نوٹوں کے ہار اور پھر جلوس میں بے پردہ لڑکیوں اور کچھ آوارہ مزاج لڑکوں کی شمولیت سفر حج کو روحانیت سے خالی کر دیتی ہے۔ اس موقع پر میں حاجی صاحب کے اعزہ و احباب کو بھی یہ مشورہ دوں گا کہ وہ گو خود حج پر نہیں جارہے مگر ایک حاجی کو شرعی طریقے سے رخصت کرنے کا ثواب ضرور حاصل کر سکتے ہیں۔ آنحضور ﷺ جب کسی رفیق کو رخصت فرماتے تو اس کا طریقہ یہ ہوتا:

"حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی آدمی

کو رخصت فرماتے تو اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے اور اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ خود ہاتھ نہ ہٹا لیتا۔ اور پھر فرماتے: میں تیرا دین' تیری امانت اور تیرے آخری نیک کام اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔''

بعض دیگر روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا بھی اسے دیتے کہ ''اے اللہ! اس کا سفر آسان فرما اور راستے کی درازی اس کے لیے مختصر فرما دے۔''

ایک بار حضرت عمرؓ عمرے کے لیے روانہ ہوئے تو آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا: ''عمر' اپنی دعاؤں میں مجھے نہ بھولنا۔'' یوں نیک تمناؤں مخلصانہ دعاؤں اور عاجزانہ اداؤں کے ساتھ عازمین حج رخصت ہونے چاہئیں۔

۵۔ آپ نے جب سے حج کی نیت کی ہے اور اس نیت کو بروئے کار لانے کے لیے عملاً انتظامات کر رہے ہیں' آپ حج کی فضا میں داخل ہو چکے ہیں۔ حج ایک طویل تربیتی پروگرام کا نام ہے۔ مناسک حج تو پانچ چھ روز میں (۸/ ذوالحجہ سے ۱۳/ ذوالحجہ تک) پورے ہو جاتے ہیں مگر تربیت حج کا آغاز اس وقت سے ہو جاتا ہے جب کوئی بندہ حج کی تیاری میں لگ جاتا ہے۔ آپ حج سے مکمل اور مطلوب فائدہ تب حاصل کر سکتے ہیں کہ آج ہی سے آپ اپنے ذہن و قلب' عادات و اطوار اور مشاغل و مساعی کو منضبط کرنا شروع کر دیں۔ اس میں سرفہرست نماز باجماعت کی پابندی ہے۔ اسی طرح روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کی جائے۔ اگر عربی زبان میں قرآن سمجھ میں نہ آتا ہو تو پھر کسی مترجم قرآن سے روزانہ کچھ حصہ پڑھ لیا جائے۔ احادیث و سیرت کی کتابوں کو بھی زیر مطالعہ رکھا جائے۔ علی الخصوص سیرت رسول اللہ ﷺ کو ذہن میں تازہ کر لیا جائے۔ واقعات سیرت ذہن میں اس طرح متحضر ہو جائیں کہ آنحضور ﷺ کی دور نبوت کی ۱۳ سالہ مکی زندگی اور دس سالہ مدنی زندگی کے تمام اہم مراحل آپ کو ازبر ہوں۔ آپ جب مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں تشریف لے جائیں گے تو آپ کو قدم قدم پر ان تمام واقعات کے مرئی اور غیر مرئی نقوش

ملیں گے۔ بقول شاعر آپ کو محسوس ہو گا کہ:

ابھی اس راہ سے گزرا ہے کوئی
کہے دیتی ہے شوخی نقشِ پا کی

مزید یہ عرض کروں گا کہ کچھ ضروری دعائیں آپ ابھی سے یاد کرنا شروع کر دیں۔ آپ سوچتے ہوں گے کہ کتاب میں دیکھ دیکھ کر آپ یہ دعائیں پڑھ لیں گے۔ یہ بے بس اور بے ہمت انسان کا طریقہ ہے۔ آپ اگر عمر کے اس مرحلے میں ہیں کہ چند دعائیں یاد کر سکتے ہیں تو پھر کتابوں کو سہارا نہ لیں بلکہ اپنے سینے اور حافظے کو دعاؤں سے منور کریں۔ چند ضروری دعائیں درج ذیل ہیں۔ جس جدوجہد سے آپ دیگر امور میں تیاری کر رہے ہیں، اسی شوق وذوق سے آپ ان دعاؤں کو یاد کر لیں:

لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ۔ (متفق علیہ عن عبداللہ بن عمر)

میں حاضر ہوں اے میرے رب میں حاضر ہو حاضر ہو، تیرا کوئی شریک نہیں، بے شک ساری تعریف اور نعمتیں تیری ہیں اور بادشاہی بھی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

اس دعا کو تلبیہ کہتے ہیں۔ جب آپ پہلی مرتبہ عمرے کا احرام باندھیں گے تو آپ کو نیت کرنے کے لیے اس دعا کو زبان سے دہرانا ہو گا اور پھر پورے راستے میں اس وقت تک آپ اسے دہراتے رہیں گے جب تک آپ حرم میں داخل ہو کر طواف نہیں شروع کر دیتے۔ اسی طرح حج کا احرام باندھ کر بھی تلبیہ کو پڑھنے کی ضرورت بکثرت پیش آئے گی اس لیے آپ اسے خوب از بر کر لیں۔ حالت احرام میں سب سے افضل قولی عبادت تلبیہ کا بار بار بلند آواز سے پڑھنا ہے۔

ظاہر ہے کہ آپ کو سفر میں خود اپنی حفاظت کی بھی ضرورت ہے۔ اور آپ کے بعد

آپ کے اہل وعیال بھی حفاظت کے محتاج ہیں۔حفاظت کے کچھ انتظامات تو ہم خود کرتے ہیں اور کچھ ہم اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔ ہمارے انتظامات ناقص اور ظاہری ہیں، مگر اللہ تعالیٰ کی حفاظت اصل اور حقیقی ہے۔اس سلسلے میں آپ دورانِ سفر جب دل چاہے یہ دعا کرلیں۔اس سے آپ کو ان شاء اللہ بڑا سکونِ قلب نصیب ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ.(مسلم)

اے اللہ! تو ہی سفر میں ہمارا رفیق ہے اور تو ہی ہمارے پیچھے ہمارے گھر والوں کا وارث ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ" بیت اللہ کے رکن یمانی پر اللہ تعالیٰ نے ۷۰ فرشتے مقرر فرما رکھے ہیں۔ جب طواف کرنے والا رکن یمانی کے پاس آکر یہ دعا پڑھتا ہے تو وہ فرشتے پکارتے ہیں کہ اے پروردگار! اس بندے کی دعا قبول فرمالے"۔دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ.رَبَّنَا اٰتِنَآ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (ابن ماجہ)

اے اللہ ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے معافی اور عافیت کا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا۔

صفا اور مروہ کے درمیان لوگوں نے آنحضور ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔ آپ بھی اس دعا کو یاد کریں:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ عَنَّا وَ تَکَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ. اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا لاَ نَعْلَمُ.اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ.

اے میرے رب! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے معاف فرما دے، مجھ پر مہربان ہوجا، جن گناہوں کو تو جانتا ہے ان سے درگزر فرما۔ تو وہ کچھ جانتا ہے جو ہم نہیں جانتے۔ تو ہی سب سے بڑا عزت والا اور تو ہی سب سے بڑا کریم۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر دعا عرفات کے دن کی دعا ہے۔ میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے سب سے بہتر جو دعا کی ہے وہ یہ ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

یہ چند دعائیں بیان کردی گئی ہیں۔ آپ مزید دعائیں بھی کسی کتاب سے یاد کرسکتے ہیں۔ آخر میں چند اور مشورے پیش خدمت ہیں۔

۱۔ سامان سفر زیادہ نہ لیں۔ چند ضروری چیزوں پر اکتفا کرلیں مثلاً دو چار جوڑے کپڑے، حج کے مناسک اور دعاؤں کی کتاب، سیرت اور حدیث کی کوئی کتاب، سوئی دھاگہ، تیل سرمہ وغیرہ...... جائے نماز، سفید احرام کے دو جوڑے تاکہ اگر ایک خراب ہوجائے تو دوسرا بدل لیا جائے۔ پیٹی کمر میں باندھنے کے لیے، بیگ گلے میں لٹکانے کے لیے، ہاضمے کی دوائیں، چاقو، چمچے، پلیٹ۔ حج میں شدید گرمی ہوتی ہے اس لیے آپ چھتری اور ٹھنڈی عینک کا استعمال بھی کرسکتے ہیں۔

۷۔ پاکستانی خواتین جب احرام سے فارغ ہوتی ہیں تو ان میں سے اکثر و بیشتر نہایت شوخ اور بھڑکیلے جوڑے پہن کر حرم شریف میں آتی ہیں۔ بلکہ بعض اوقات لباس

اس قدر تنگ ہوتا ہے کہ عریانی کی تعریف میں آ جاتا ہے۔ ان کے سر پر دوپٹہ تو ٹھہرتا ہی نہیں ہے' یوں سر کے بال بار بار ننگے ہوتے رہتے ہیں۔ بعض خواتین کے بازو بھی ننگے دیکھے گئے ہیں۔ چنانچہ دینا بھر کے علما نے پاکستانی خواتین کے اس انداز پر اعتراض کیا ہے۔ راقم کا اپنا بھی یہی مشاہدہ ہے اوراس بارے میں معترضین کی تنقید بھی اپنے کانوں سے سنی ہے۔ آپ حضرات سے درخواست ہے کہ آپ کے ساتھ اگر خواتین ہوں تو انہیں تبرج جاہلیت سے محفوظ رکھیں۔ ویسے خواتین بڑے ذوق وولولے سے حج کرتی ہیں۔ مگر لاعلمی سے بعض کام ان سے ایسے سرزد ہو جاتے ہیں جو عام حالات میں ناپسندیدہ اورحرم خداوندی میں ناپسندیدہ تر ہوتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ہماری بہنیں اور بیٹیاں ان شاء اللہ خلاف شریعت کاموں سے احتراز کریں گی۔ نیز خاکسار اس امر کی طرف بھی توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہے کہ جو خواتین احرام کی حالت میں حکم شرعی کی بنا پر چہرہ اور ہاتھ کھلے رکھتی ہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ جونہی وہ احرام سے فارغ ہوں' حسب سابق پردہ کریں۔ حالت احرام میں ان کے لیے چہرہ بے حجاب رکھنا ضروری تھا اوراحرام سے نکلتے ہی ان پر پورا پردہ فرض ہوگیا ہے۔

عمرے سے حج تک

خوش قسمت لوگ سوئے حرم روانہ ہو رہے ہیں۔ خانہ خدا اور دیار حبیب ﷺ کی نورانی فضاؤں میں وہ زندگی کے نہایت درجہ قیمتی لمحات گزاریں گے۔ حج اور زیارت سے اپنے گزرے ہوئے ایام حیات کی لغزشوں' کوتاہیوں اور گناہوں کی معافی مانگ کر اپنے رب کی بے شمار رحمتوں اور عنایتوں کے خزانوں سے جھولیاں بھر لائیں گے۔

ان حضرات کی خدمت میں چند ضروری باتیں پیش ہیں۔

مناسک حج ۸/ذوالحجہ سے شروع ہوتے ہیں اور ۱۳/ذوالحجہ کو ختم ہو جاتے ہیں۔ جو حضرات سرکاری اسکیم کے تحت جا رہے ہیں انہیں تقریباً سوا ماہ کا عرصہ ایسا مل جاتا ہے جس میں وہ مکہ معظمہ میں ہوں یا مدینہ منورہ میں' سفرِ حج کے متعدد فوائد اور تربیت حج کے ان گنت جواہر سمیٹ سکتے ہیں۔ عمرے سے لے کر حج کی آمد تک کا قیمتی زمانہ کیسے گزارا جائے۔ ذیل میں اسی موضوع پر گفتگو ہو گی۔

عمرہ

آپ حج تمتع کر رہے ہیں اور حج تمتع کا مطلب ہے کہ آپ پہلے عمرہ کریں اور عمرہ مکمل ہونے پر احرام کھول دیں۔ آٹھویں ذوالحجہ کو آپ دوبارہ حج کا احرام مکہ معظمہ سے باندھ کر مقامات حج کی طرف روانہ ہوں اور مناسک حج ادا کریں۔ گویا حج تمتع کے دو حصے

ہوئے۔ایک عمرہ جس میں احرام کھول دیا گیا اور دوسرا حج۔پاکستان کے حضرات اکثر و بیشتر حج تمتع ہی کرتے ہیں۔

اگر آپ کراچی سے جدہ روانہ ہو رہے ہیں تو آپ کراچی سے احرام بہ نیت عمرہ باندھ سکتے ہیں۔مرد کا احرام دو اَن سلی ہوئی چادریں یا دو بڑے تولیے' ایک چادر یا ایک تولیہ تہمد کی جگہ اور دوسرا کندھوں پر۔مرد اپنا سر مکمل ننگا رکھے گا۔پاؤں میں ایسی چپل یا جوتی پہنی جائے گی جس سے ٹخنے اور بعض اہل علم کے مطابق پاؤں کی اوپر والی ہڈی ننگی رہے گی۔نیز مرد بنیان یا کچھا وغیرہ بھی نہیں پہنے گا۔عورت کا احرام اس کا اپنا عام لباس ہے۔عورت چہرہ بے حجاب رکھے گی۔اس طرح عورت کو اپنے سر کے بال اچھی طرح ڈھانک لینے چاہئیں۔لباس زیادہ شوخ و شنگ نہ ہو۔زیور کی بھرمار نہ ہو۔

احرام سے پیشتر آپ خوشبو لگا سکتے ہیں' حجامت اور بدن کی صفائی کر سکتے ہیں' ناخن وغیرہ اتروا سکتے ہیں۔احرام کے بعد ان چیزوں پر پابندی ہے۔البتہ ٹھنڈا چشمہ استعمال کر سکتے ہیں' چھتری لے سکتے ہیں' گھڑی پہن سکتے ہیں' مسواک کر سکتے ہیں' کمر میں پیٹی باندھ سکتے ہیں' گلے میں بیگ لٹکا سکتے ہیں' بوقت ضرورت نہا سکتے ہیں۔احرام اگر ناپاک ہو جائے تو اسے دھو سکتے ہیں یا نیا احرام پہن سکتے ہیں۔البتہ یہ احتیاط لازم ہے کہ سر یا داڑھی کے بال نوچے یا توڑے نہ جائیں۔ناخن نہ کاٹے جائیں۔الائچی وغیرہ منہ میں نہ ڈالی جائے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ لڑائی جھگڑے' تلخی کلام' گالم گلوچ' لعن طعن' بدگوئی' چغلی' جھوٹ' افترا پردازی' بداخلاقی' فحش کلامی' جنسی باتیں' بے حیائی کے اشعار اور کہانیاں زبان پر نہ لائے جائیں۔اسی طرح عورت کی طرف بنظرِ خواہش دیکھنا خواہ وہ اپنی بیوی ہو یا اس سے جنسی موضوع پر کوئی بات کرنا یا اسی نیت سے عورت کو چھونا بحالت احرام ممنوع ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

''آدمی حج کے مہینوں میں حج کی نیت کرلے تو اسے خبردار رہنا چاہیے کہ حج کے

دوران اس سے کوئی شہوانی فعل، کوئی بدعملی اور کوئی لڑائی جھگڑے کی بات سرزد نہ ہو۔"

احرام پہن کر آپ احرام کی دو رکعت ادا کریں اور پھر عمرے کی نیت کریں اور زبان سے یہ کہیں: اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً. اے پروردگار' میں نے عمرے کی نیت کی۔ تو اسے میرے لیے آسان فرما اور اسے قبول فرما۔ اس کے بعد مرد بآوازِ بلند تلبیہ پڑھیں۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ.

میں حاضر ہوں اے میرے رب میں حاضر ہوں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں' میں حاضر ہوں بے شک ساری تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لیے ہیں اور ساری بادشاہی بھی۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

یہ تلبیہ آپ راستے بھر جاری رکھیں۔ بحری جہاز سے جانے والے یمن کی بندرگاہ یلملم کے قریب جا کر احرام باندھتے ہیں۔ وہ وہاں سے مذکورہ شرائط کے مطابق احرام باندھ کر تلبیہ کا آغاز کریں گے۔ احرام کی حالت میں سب سے افضل قولی عبادت تلبیہ ہے۔ ہر نماز کے بعد' اٹھتے بیٹھتے' نئے ساتھیوں کا استقبال کرتے' حجاج کی جماعتوں کو دیکھتے وقت' الغرض جس قدر ممکن ہو تلبیہ بآواز بلند پڑھیں۔ روایات میں ہے کہ تلبیہ پڑھتے پڑھتے بعض صحابہؓ کے گلے بیٹھ گئے تھے۔ آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے: اَلْحَجُّ الْعَجُّ وَالثَّجُّ (حج نام ہے زور زور سے پکارنے اور جانور کا خون بہانے کا)۔ زور زور سے پکارنے کا مطلب ہے تلبیہ کثرت سے پڑھنا اور بآوازِ بلند پڑھنا اور خون بہانے کا مقصد ہے حج کی قربانی کرنا۔

مکہ معظمہ پہنچ کر آپ پہلے اپنا سامان اپنے ٹھکانے پر رکھیں اور باوضو ہو کر حرم شریف کی طرف چل دیں۔ حرم شریف میں کسی بھی قریبی دروازے سے داخل ہو سکتے ہیں۔ جب

حرم کے اندر قدم رکھیں اور بیت اللہ شریف پر آپ کی نظر پڑے تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَ تَکْرِیْمًا وَ مَھَابَۃً وَزِدْ مَنْ کَرَّمَہٗ وَعَظَّمَہٗ مِمَّنْ حَجَّہٗ اَوِ اعْتَمَرَہٗ تَشْرِیْفًا وَتَکْرِیْمًا وَ تَعْظِیْمًا وَ رِفْعَۃً۔

اے اللہ! اپنے گھر کی عزت وعظمت اور تکریم و وقار میں اضافہ فرما اور جو اس گر کی تکریم وتعظیم کرتے ہوئے اس کے حج یا عمرے کو آئے اس کی عزت وعظمت اور وقار و بلندی میں بھی اضافہ فرما۔

اگر اس وقت جماعت کھڑی ہو رہی ہو تو جماعت میں شامل ہو جائیں اور فرض ادا کرنے کے بعد طواف کریں۔ حجر اسود سے طواف کا آغاز کریں۔ یہاں سے طواف کا آغاز ہوتا ہے۔ اگر جگہ مل جائے اور آپ دھکم پیل سے بچ سکیں تو حجر اسود کو بوسہ دے کر اپنے طواف کا آغاز کریں۔ اگر جگہ نہ ہو تو اپنا ہاتھ حجر اسود کو لگا کر ہاتھ کو بوسہ دے لیں اور اتنی بھی گنجاش نہ ہو تو دور سے ہاتھ اٹھا کر اشارہ کر لیں اور بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر طواف شروع کر دیں۔ آج کل بہت بھیڑ ہوتی ہے اس لیے تیسری قسم سب سے بہتر اور باوقار ہے۔ طواف کے سات چکر ہیں اور ہر چکر حجرِ اسود سے شروع ہوتا ہے اور وہیں آ کر ختم ہوتا ہے۔ پہلے ۳ چکروں میں مرد اپنا دایاں کندھا ننگا کر لیں۔ اسے ''اصطباغ'' کہتے ہیں۔ نیز ذرا کندھے ہلا کر چلیں اسے رمل کہتے ہیں۔ دوران طواف آپ جو چاہیں دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی بیان کریں۔ اپنے گناہوں کا احساس کریں اور اللہ سے مغفرت طلب کریں۔ یہ دعائیں آپ اپنی زبان میں بھی مانگ سکتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا مانگی تھی:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

جب آپ کے ساتھ چکر (شوط) پورے ہو جائیں تو آپ مطاف سے نکل کر حرم

شریف میں کسی جگہ دو رکعت پڑھ لیں۔ یہ واجب طواف کہلاتے ہیں۔ پہلی رکعت میں ''سورۃ الکفرون'' اور دوسری میں ''اخلاص'' پڑھ لیں۔ یہ ضروری نہیں ہیں۔ آپ کوئی بھی سورت پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے بعد آپ زمزم پینا چاہیں تو پی لیں۔ زمزم کھڑے ہو کر بیت اللہ کی طرف رخ کر کے پئیں اور یہ دعا کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْاَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلاً صَالِحًا وَشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ.

اے اللہ، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نفع دینے والے علم کا، اچھے عمل کا، اور ہر بیماری سے شفا کا۔

یہ دعا ضروری نہیں، آپ جو بھی دعا چاہیں کریں۔ اب آپ صفا کی طرف چلیں اور سعی کریں۔ سعی کا آغاز صفا سے کریں۔ صفا سے مروہ تک آپ کا ایک چکر ہو جائے گا۔ ایسے سات چکر لگائیں۔ ساتواں چکر مروہ پر جا کر ختم ہوگا۔

نبی ﷺ نے جب صفا سے سعی کا آغاز فرمایا تو آپ نے پہلے یہ دعائیں پڑھیں:

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی سب تعریف۔ وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ ایک ہے۔ اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اس نے تمام احزاب کو تنہا شکست دی۔

صفا اور مروہ کے درمیان پڑھنے کے لیے کوئی مخصوص دعائیں نہیں ہیں۔ آپ جو دعائیں یاد ہوں پڑھ سکتے ہیں۔ تسبیح و تہلیل کر سکتے ہیں۔ درود شریف اور قرآن کریم کی کوئی

سورت پڑھ سکتے ہیں۔ اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لانے کے لیے اور اس کی مغفرت طلب کرنے کے لیے جو مناسب و مؤدب کلمات ادا کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ آپ کے ذہن وقلب کی دنیا صدق و اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت اور عبودیت میں بسی ہوئی ہو۔ ہر کام کرتے وقت یہ خیال رہے کہ اس کا اللہ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کے ذریعے حکم دیا ہے اور ہر وہ کام جس کا خدا اور رسول ﷺ حکم دے وہ بندے پر لازم ہے۔

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کا تعلق ایک تاریخی واقعہ سے بھی ہے اور وہ ہے حضرت ابراہیمؑ کی زوجہ محترمہ حضرت ہاجرہ کا ان پہاڑیوں کے درمیان اپنے کم سن بچے کے لیے پانی کی تلاش میں دوڑنا۔ اللہ تعالیٰ کو اپنی ایک بندی کی یہ ادا پسند آئی اور اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت تک کے لیے ان مسلمانوں کے لیے جاری و ساری کر دیا جو بیت اللہ کے حج یا عمرے کی غرض سے آتے ہیں۔

اس موقع پر یہ بتا دینا ضروری ہے کہ جب آپ صفا اور مروہ سے واپس آ رہے ہوں تو راستے میں آپ کو سبز روشنی والی ٹیوبیں جلتی ہوئیں ملیں گی۔ ان سبز ٹیوبوں کے درمیان جب آپ ہوں تو عام رفتار سے ذرا تیز چلیں۔ زور سے دوڑنے کی ضرورت نہیں۔ صرف ڈلکی چال کافی ہے۔ آپ نے صفا پر جس طرح دعا مانگی ہے اسی طرح مروہ پر جا کر دعا مانگیں۔ اور پھر صفا کی طرف چل دیں۔ صفا سے مروہ ایک چکر ہوتا ہے۔ اب سات ایسے چکر لگائیں گے۔

سعی سے فارغ ہو کر آپ سر کو منڈوالیں یا سر کے کچھ حصے کے بال کتروالیں۔

منڈوانے کو حلق اور کتروانے کو قصر کہتے ہیں۔ حلق افضل ہے اور قصر جائز ہے۔ عورت صرف قصر کرے گی۔ آپ کے ساتھ اگر کوئی خاتون ہو تو آپ جب اپنا حلق یا قصر

کرلیں تو اس خاتون کے سر سے اتنے بال لے لیں کہ مجموعاً ان کی مقدار انگلی کی پور کے برابر ہو جائے۔ حلق یا قصر کے بعد آپ احرام سے باہر نکل آئیے۔ آپ کپڑے بدل سکتے ہیں۔ آپ پر احرام کی جملہ پابندیاں ختم ہو گئیں اور آپ اسی حالت میں آگئے جس میں آپ احرام سے پہلے تھے۔

اگلا احرام آپ ۸ر ذوالحجہ کو حج کی نیت سے باندھیں گے۔ اس وقت تک آپ فارغ ہیں۔ اس فراغت کے اوقات کو آپ کس طرح استعمال کریں گے، آگے اسی موضوع پر گزارشات پیش کی جائیں گی۔

اوقاتِ فراغت میں

سفرِ حج کا بنیادی مقصد اللہ کے گھر کی حاضری اور ان احکام و مناسک کو مقرر ایام میں سرانجام دینا ہے جو حج کے متعلق اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے بیان کیے ہیں۔ لیکن اس سفر کے ضمنی فوائد ان گنت ہیں۔ یہ فوائد آپ فارغ اوقات میں حاصل کر سکتے ہیں۔ ان میں سرفہرست حصول علم ہے۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں حصول علم کا بہترین ذریعہ ان درسوں میں شرکت ہے جو حرمین میں صبح و شام دیے جاتے ہیں۔ ان درسوں میں کتاب و سنت کی تعلیمات اور اسلامی تاریخ و عقائد و اخلاق سے متعلق مسائل بیان کیے جاتے ہیں۔ آپ کوشش کریں کہ ان درسوں میں حاضر ہوں۔ حج کے مناسک بڑے طویل و پیچیدہ ہیں۔ آج کل چونکہ حجاج کی کثرت سے آمد ہے اس لیے مناسک کی ادائیگی میں بڑی دقت پیش آ جاتی ہے اس لیے حاجی کو اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ وہ مناسک حج کا پوری طرح علم حاصل کرے۔ حرمین کے دروس میں یہ علم بھی آپ کو مل سکتا ہے۔ یوں آپ سفرِ حج کو سفرِ علم بھی بنا سکتے ہیں۔

حصول علم کا ایک ذریعہ کتابوں کا مطالعہ بھی ہے۔ سیرت اور تاریخ و حدیث کی کتابیں اس سلسلے میں بڑی مفید رہتی ہیں۔ سیرت میں شبلی نعمانی کی ''سیرۃ النبی'' اوّل و دوم، سیرت صحابہؓ اور قاضی سلیمان منصور پوریؒ کی کتاب رحمۃ اللعالمین، نعیم صدیقیؒ کی

''محسن انسانیت''، مولانا عبدالحیؒ کی ''حیاتِ طیبہ'' میں سے کوئی ایک کتاب آپ منتخب کر سکتے ہیں۔ حدیث کے متعدد مجموعے اردو میں مل جاتے ہیں مثلاً ''راہِ عمل'' اور ''زادِ راہ'' از مولانا جلیل احسن۔ دونوں ہلکی پھلکی سی کتابیں ہیں۔ ان میں احادیث مع ترجمہ وتشریح بیان کی گئی ہیں۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر اگر کوئی تاریخی کتاب آپ کو مل سکے تو آپ کو ایک اچھا رفیق سفر مل جائے گا۔ اس دوران قرآن پاک باترجمہ کا مطالعہ کریں۔ یہ شرط ان لوگوں کے لیے ہے جو عربی نہ جانتے ہوں۔ عربی دان حضرات قرآن کا براہِ راست مطالعہ کر سکتے ہیں۔ قرآن کی سادہ تلاوت پر بھی توجہ دیں اور حرم شریف میں بیٹھ کر مکمل قرآن ختم کریں۔ عورتوں کے لیے طالب ہاشمی صاحب کی ''سیرت صحابیات'' اور چوہدری عبدالغنی صاحب کی ''دختران اسلام'' بڑی بے نظیر کتابیں ہیں۔ ہماری بہنوں اور بچیوں کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ یہ مردوں کے لیے بھی مفید ہے۔ طالب ہاشمی صاحب کی ایک اور تصنیف ''چالیس جاں نثار صحابہؓ'' بھی جلیل القدر صحابہؓ کی سوانح کا اچھا مجموعہ ہے۔

حصول علم کا ایک تیسرا ذریعہ مشاہدہ ہے۔ یہ ذریعہ سب سے بڑھ کر اثر انگیز اور نظر کو جلا بخشنے والا ہے۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ عام شہروں جیسے شہر نہیں ہیں۔ ان شہروں میں ہماری تاریخ پنہاں ہے۔ مکہ معظمہ میں خاتم الانبیاء وسید المرسلین ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ بقول شبلی نعمانی مکہ میں ''ظہور قدسی'' ہوا یا جیسا کہ عرب کے نامور شاعر احمد شوقی بک نے اپنے نعتیہ قصیدے کے مطلع میں کہا ہے۔

ولد الهدى فالكائنات ضياء

ہدایت کی پیدائش ہوئی اور کائنات میں روشنی بکھر گئی۔

اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے البلد الامین کا نام دیا ہے۔ ام القریٰ، البلد الحرام اور اسی طرح کے متعدد بلند و بالا ناموں سے اس شہر کو پکارا گیا ہے۔ یہاں قرآن کے نزول کا

آغاز ہوا۔ یہاں اصحابِ رسول ﷺ نے تیرہ سال تک اسلام کے راستے پر عزیمت و عقیدت کی بے مثال داستانیں رقم کی ہیں۔ ذرا اور پیچھے جائیں تو یہاں ابو الانبیاء سیدنا ابراہیمؑ کی داستانِ حیات کے اہم اوراق آپ کو ملیں گے۔ یہ گھر حضرت ابراہیمؑ نے تعمیر کیا۔ اس شہر کے سب سے پہلے باشندے حضرت اسماعیلؑ (نومولود) اور ان کی صابرہ و شاکرہ والدہ حضرت ہاجرہؓ ہیں۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کا عمل اسی عظیم خاتون کی ہمت و عزیمت کی یاد دلاتا ہے۔ دوسرے پہلو سے دیکھیں تو یہ وہی خانہ خدا ہے جسے منہدم کرنے کے لیے یمن کا ایک سر پھرا بادشاہ ہاتھیوں کے ساتھ حملہ آور ہوا تھا مگر ننھے ننھے پرندوں (ابابیل) نے چھوٹے چھوٹے سنگریزوں کے ساتھ بادشاہ اور ہاتھیوں اور لشکریوں کو "کھائی ہوئی گھاس" بنا کر رکھ دیا۔ ان حقائق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فِيهِ ءَايَـٰتٌۢ بَيِّنَـٰتٌ (اس شہر میں بڑی واضح اور کھلی نشانیاں دیکھنے والوں کے لیے موجود ہیں)۔

مدینہ منورہ کا موضوع اور زیادہ اہمیت و نزاکت کا حامل ہے۔ اس شہر میں اب اللہ کے آخری رسول ﷺ محوِ خواب ہیں۔ یہ مسجد جسے مسجدِ نبوی ﷺ کہا جاتا ہے اسلامی تاریخ کی وہ اوّلین مسجد ہے جو آنحضور ﷺ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر خود تعمیر کی اور پھر تیرہ سال تک اس مسجد کے اندر بیٹھ کر جزیرۃ العرب میں وہ انقلاب برپا کیا جس کی چمک دمک اور عظمت و شوکت کا سکہ دنیا بھر میں رواں ہوا اور آج تک اس انقلاب کی لہر جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گی۔ اس شہر میں آپ کو قدم قدم پر سیرت و تاریخ کے منور نقوش ملیں گے۔

آپ ان دونوں شہروں کا مطالعہ و مشاہدہ چشمِ بصیرت اور دلِ بیدار سے کریں۔ ان کے مشاہدے کے لیے سنجیدگی، وقار اور ہوش مندانہ جذبات کی ضرورت ہے۔

اس مشاہدہ کی تہہ میں پہلی اسلامی تحریک اور اس کے جلیل القدر رہنما اور رفقا کے

کارنامہ ہائے جہاد اور حکایات خونچکاں کو جاننے اور سمجھنے کا جذبہ کارفرما ہونا چاہیے اور ان تمام باتوں اور سرگرمیوں سے اجتناب کرنا چاہیے جو ان شہروں سے اٹھنے والے پیغام توحید کے منافی ہوں۔ جب آپ اس ذوق و شوق اور احتیاط اور بصیرت و بینش کے جلو میں ان شہروں کا مشاہدہ کریں گے تو نہ صرف آپ کے علم و عرفان میں اضافہ ہوگا بلکہ آپ کے ایمان اور اللہ اور رسول ﷺ کے ساتھ آپ کی محبت و اطاعت میں بھی ترقی ہوگی اور پھر آپ کے اندر از خود یہ جستجو ہوگی کہ آنحضور ﷺ کی ولادت باسعادت کس جگہ ہوئی؟ آپ کا آبائی مکان کس سمت تھا؟ حضرت خدیجہ کا مکان کہاں تھا؟ دارِ ارقم کدھر ہے اور اس میں تین سال تک کس طرح خفیہ طور پر اسلام کی تعلیم دی جاتی رہی۔ شعب ابی طالب کے حدود اربعہ کیا ہیں اور اس کے ساتھ اسلامی تاریخ کا کون سا باب وابستہ ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر آنحضور ﷺ کدھر سے مکہ میں داخل ہوئے اور پھر کس طرح آپ ﷺ نے امن وسلامتی کے ساتھ اس شہر کو فتح فرمایا۔ وہ اجیاد کہاں ہے جس کے بارے میں ابن ہشام نے بتایا کہ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ”میں بچپن میں معمولی اجرت پر اجیاد میں بکریاں چرایا کرتا تھا“۔ ان تمام امور کی جستجو آپ اس انداز سے نہ کریں جو عام طور پر حجاج کر رہے ہیں بلکہ ”آیات بینات“ کے قرآنی اعلان کی صداقت سمجھنے کے لیے ۔

بخشے ہے جلوۂ گل ذوقِ تماشا غالب
چشم کو چاہیے ہر رنگ میں واہو جانا

آپ کے لیے افضل ترین عبادت حرم شریف میں وقت گزارنا ہے۔ پنجگانہ نماز تو آپ حرم میں ادا کریں گے۔ علاوہ ازیں حرمِ مکہ میں نفلی طواف کریں۔ موزوں اوقات میں نوافل ادا کریں۔ قرآن کریم اور کسی دینی کتاب کا مطالعہ کریں۔ اہل علم کی مجلسوں میں شرکت کریں۔ یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ حرمِ مکی میں ایک نماز ایک لاکھ نماز کا درجہ رکھتی

ہے۔ اس لحاظ سے آپ کے پاس جو وقت ہے وہ زیادہ تر حرم میں گزرنا چاہیے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ''بیت اللہ میں ۱۲۰ اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ ۶۰ اسے مل جاتی ہیں جو طواف کرتا ہے، چالیس اسے مل جاتی ہیں جو نماز ادا کرتا ہے اور ۲۰ وہ لوٹ لیتا ہے جو حرم میں بیٹھا بیت اللہ کو دیکھتا رہتا ہے۔''

نفلی طواف کی صورت یہ ہے کہ آپ باوضو ہو کر بیت اللہ میں آئیں اور اپنے عام لباس میں طواف شروع کریں۔ یہ طواف حسبِ معمول حجرِ اسود سے شروع ہوگا اور حجرِ اسود پر ختم ہوگا۔ ایک طواف میں سات چکر ہوتے ہیں اور آخر میں مقامِ ابراہیم یا حرم شریف میں کسی بھی جگہ دو رکعت نفل طواف پڑھ لیں۔ یہ ایک طواف ہوگا اس طرح کے نفلی طواف آپ جب چاہیں اور جتنے چاہیں کر لیں۔ عورتوں کو بھی آپ حرم میں لے آئیں۔ وہ بھی طواف کر لیں اور پھر اس جگہ جا کر بیٹھ جائیں جو عورتوں کے لیے مخصوص ہے۔ یہ بات درست نہیں ہے کہ عورتیں مردوں کی صف میں آ کر بیٹھ جائیں۔ براہِ کرم عورتیں حرم میں باپردہ آئیں اور ایسی خوشبو استعمال نہ کریں جو چاروں طرف پھیل رہی ہو۔ طواف میں لوگ حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے لیے بڑی دھکم پیل کرتے ہیں۔ کئی لوگ زخمی بھی ہو جاتے ہیں۔ بھیڑ زیادہ ہو تو جان کا خطرہ بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ بھیڑ میں آپ حجرِ اسود کو بوسہ دینے کی زحمت نہ اٹھائیں۔ مانا کہ آپ کا جذبۂ محبت آپ کو مجبور کر رہا ہے کہ آپ ایک آدھ مرتبہ ضرور تقبیل کر لیں مگر اس جذبۂ محبت کو دوسروں کی زحمت و تکلیف کا ذریعہ نہ بنائیں۔ دور سے اشارہ کر لینا کافی ہے۔ اگر آپ شوق کے ہاتھوں مجبور ہیں تو آپ آدھی رات یا بوقت تہجد طواف کریں۔ اس وقت یقیناً آپ کو سہولت سے بوسہ دینے کا موقع مل جائے گا۔

حجاج کے اندر چند سال سے جو وبا پھیلی ہے وہ ہے بازاروں میں بکثرت گھوم گردش اور جنون کی حد تک خریداری کا شوق۔ راقم کا سالہا سال کا مشاہدہ ہے کہ ہمارے مرد اور علی الخصوص ہماری عورتیں دن بھر بازاروں میں پھرتی ہیں۔ کچھ ساز و سامان کی خریداری کے

لیے اور کچھ سیر و سیاحت اور نئی نئی مصنوعات دیکھنے کے لیے۔ سامان خریدنا اور تجارت کرنا ممنوع نہیں ہے۔ لیکن آپ جس مقصد کے لیے وہاں گئے ہیں وہ اگر ثانوی درجہ پر آ جائے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو زریں لمحات عطا کر دیے ہیں وہ سامانِ دنیا کی خریداری میں صرف ہو جائیں تو یہ کوئی پسندیدہ صورت نہ ہوگی۔ خریداری کے جنون سے آپ کا مال بھی کھپتا ہے، وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور آپ کی جسمانی طاقت بھی صرف ہوتی ہے۔ آپ نے اپنی یہ تین قیمتی نعمتیں خریداری کی نذر کر ڈالیں اور اس کا اصل فائدہ ان غیر ملکی کارخانہ داروں، صنعت کاروں اور تاجروں کو پہنچا جو اربوں روپے کا سامان مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی مارکیٹوں میں ہر سال فراہم کرتے ہیں اور خوب خوب دنیا کماتے ہیں۔ یہ امریکہ اور یورپ کی قومیں جن کی چیرہ دستیوں سے عالم اسلام پریشان ہے اور یہ جاپانی و چینی تاجر جنھوں نے مسلمان ممالک اور خصوصاً عالم عرب کو اپنی مصنوعات کے جادو میں مبتلا کر رکھا ہے۔ حجاج کرام کی دولت کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ حجاج کرام جب حج سے واپس آ رہے ہوتے ہیں تو اپنے ساتھ روایاتی سوغاتیں لانے کے بجائے ٹی وی، ٹرانسسٹر ریڈیو، کیمرے، وڈیو کیسٹ، بتوں کی شکل کے کھلونے، جوسر، کٹلری، ٹی سیٹ، ڈنر سیٹ، الیکٹرک استریاں، گھڑیاں، کے ٹی اور جارجٹ کے تھان، جینز کی پتلونیں، ریشمی و اونی پارچات کے علاوہ سامان آرائش و زیبائش اور ہزاروں وہ اشیا جو انسانی ذہن اخلاقی حدود قیود سے بالاتر ہو کر مصنوعات کی شکل میں آئے دن اختراع کرتا رہتا ہے۔ حجاج کرام کے بکسوں میں بھرا ہوتا ہے۔ مجھے ان اشیا پر چنداں اعتراض نہیں ہے۔ مجھے جس پہلو کی طرف حجاج کو توجہ دلانے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ وہ ان اشیا کی خریداری میں اپنا بہت وقت صرف کر دیتے ہیں، سفر حج کے لیے انھیں جو زرِ مبادلہ ملتا ہے اسے بھی بے دریغ لٹا دیتے ہیں۔ کیا یہ مناسب نہیں کہ یہ اشیا وہ اپنے ملک میں آ کر خرید لیں اور یوں زرِ مبادلہ بھی بچائیں اور وقت و صحت بھی۔ اور اپنے قیمتی لمحات غور و فکر، محاسبۂ نفس

اور عبادت میں گزاریں۔

اس کا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ حجاج کرام شروع میں خوب خریداری کر لیتے ہیں اور پھر جب مصارفِ حج اور معلمین اور مالکانِ مکان کی ادائیگی کے لیے اپنی جیب کا جائزہ لیتے ہیں تو وہ بسا اوقات اس قدر خالی ہو چکی ہوتی ہے کہ ان کے پاس کھانے پینے کو بھی کچھ نہیں بچتا۔ اور پھر وہی اشیا کم قیمت پر دوسروں کے ہاتھ بیچ کر اپنی ضروریات فراہم کرنے کا انتظام کرتے ہیں۔ حجاج کرام اس ''پسپائی'' سے بچنے کے لیے یہی تدبیر اختیار کر سکتے ہیں کہ وہ ضرورت سے زیادہ ''پیش قدمی'' نہ کریں۔

نیز ہماری اکثر خواتین خرید کردہ پوری اشیاء کا حساب کتاب حرم شریف میں بیٹھ کر کرتی ہیں۔ اس سلسلے میں ان کے باہم مشورے ہوتے ہیں۔ نرخوں پر بحث ہوتی ہے اشیاء کی کوالٹی پر تبصرے ہوتے ہیں۔ ان دُکانوں کی نشاندہی ہوتی ہے جہاں سے یہ خریدی گئی ہیں۔ مکہ، جدّہ اور مدینہ کی مارکیٹوں کا موازنہ ہوتا ہے بلکہ شوق اس حد تک ابل پڑتا ہے کہ ادھر نماز ختم ہوئی اور ادھر بہنیں نو دریافت شدہ مال کے حصول کے لیے فی الفور اس بازار کی طرف نکل گئیں جہاں سے ملنے کی نشاندہی کی گئی ہے۔ یہ صورتِ حال حرمین کے تقدّس اور سفرِ حج کے مقصد کے منافی ہے۔ اس سے ہماری خواتین کو بچنا چاہیے۔

الغرض آپ حرمین شریفین میں جو وقت بھی گزاریں وہ عبادات، علم، تزکیۂ نفس اور محاسبۂ نفس میں صَرف ہو۔ اللہ سے مغفرت طلبی اور اس کی رضا جوئی میں گزرے اور جب آپ واپس آئیں تو فرشتے آپ پر رشک کریں اور آنحضور ﷺ کے ارشاد کے موجب ایسے بن گئے ہوں کہ گویا آپ کی ماں نے آپ کو آج ہی جنا ہے۔

ایامِ حج

۸ ذوالحجہ کی صبح کو اگر آپ مکہ معظمہ میں ہوں تو حتی الامکان نمازِ فجر حرم شریف میں حسبِ معمول جماعت کے ساتھ ادا کریں۔ یہ حج کا پہلا دن ہے۔ اسے اصطلاح میں یوم الترویہ کہتے ہیں۔ آپ کو احرام باندھ کر منیٰ جانا ہے اور نمازِ ظہر وہاں جا کر ادا کرنی ہے۔ آپ ناشتہ وغیرہ کر لیں اور پھر روانگی کی تیاری کریں۔ اپنی قیام گاہ پر نہا لیں یا وضو کر لیں۔ جسم کے بال صاف کرنے کی ضرورت ہو تو صاف کر لیں۔ سر میں خوشبودار تیل لگا سکتے ہیں۔ پھر احرام باندھ لیں اور دو رکعت نماز ادا کریں۔ نماز کے بعد یہ نیت کریں: اے پروردگار! میں نے حج کی نیت کی تو اسے میرے لیے آسان فرما اور اسے قبول فرما اور زبان سے یہ الفاظ ادا کریں۔ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ حَجًّا اور پھر پورا تلبیہ پڑھیں۔ یہ نیت حج کا پہلا رُکن یا فرض ہے۔ اب آپ احرام میں داخل ہو گئے ہیں اور آپ پر وہ تمام پابندیاں عائد ہو گئی ہیں جن کے پچھلے صفحات میں ذکر ہو چکا ہے۔ عورتوں کے احرام کا وہ طریقہ جو عمرہ کے احرام میں بیان کیا جا چکا ہے وہی یہاں بھی وہ اختیار کریں گے۔ اگر چھوٹے بچے بھی ساتھ ہوں تو انھیں بھی احرام باندھ دیں۔

مرد و زن تلبیہ پڑھتے ہوئے اپنی قیام گاہوں سے سیدھا منیٰ روانہ ہو جائیں۔ حرم شریف میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ نبی کریم ﷺ کا طریقۂ حج بیان کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ "آٹھ تاریخ کو لوگوں نے اپنی قیام گاہوں سے احرام باندھا اور منیٰ کو چل دیے"۔ منیٰ میں ۸ ذوالحجہ کو ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کی جائیں گی۔ مسجد میں اگر نہ جا سکیں تو اپنے کیمپ ہی میں نماز باجماعت ادا کریں۔ یاد رہے کہ اب سب سے افضل عبادت تلبیہ بآوازِ بلند پڑھنا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ہر فرد اپنے طور پر تلبیہ پڑھے لیکن جو خود تلبیہ نہ پڑھ سکتے ہوں تو دوسرے حضرات ان کو پڑھا سکتے ہیں۔ حضرت خلاد بن السائب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:

"میرے پاس جبریل آئے ہیں اور انھوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے اصحاب کو حکم دوں کہ وہ تلبیہ کے وقت اپنی آوازیں بلند کریں۔"

(ابن ماجہ، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت سہیل بن سعد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"جب کوئی مسلمان تلبیہ ادا کرتا ہے تو اس کے دائیں اور بائیں جو مخلوق ہوتی ہے خواہ پتھر ہوں یا درخت یا مٹی کے ڈھیلے سب اس کے ساتھ تلبیہ پڑھتے ہیں"۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

رات منیٰ میں رہیں۔ ۹ ذوالحجہ کی نمازِ فجر منیٰ میں پڑھیں۔ جب سورج نکل آئے تو عرفات روانہ ہو جائیں۔ آج کا دن "یومِ عرفہ" کہلاتا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا:

الحج عرفة (عرفات کی حاضری حج ہے)۔

یہ حاضری فرض ہے۔ جو اس حاضری سے محروم ہوا اس کا حج نہ ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ دیکھیں گے کہ آج لوگ سوار اور پیادہ احرام پہنے ہوئے اور تلبیہ پڑھتے ہوئے لاکھوں کی تعداد میں عرفات کا رُخ کر رہے ہیں۔ جیسے پروانے شمع پر ٹوٹے جا رہے ہیں۔ یہ منظر آپ کو یاد دلائے گا کہ کس طرح قیامت کے روز انسان اپنی اپنی قبروں سے نکل کر خدائے قہار و جبار

کے سامنے حاضر ہوں گے۔

عرفات کا وقوف آپ کے لیے حج کا بہت اہم حصہ ہے۔ جب آپ عرفات میں اپنے پڑاؤ پر اُتر جائیں تو سب سے پہلے یہ تحقیق کرلیں کہ آپ حدودِ عرفات کے اندر ہیں۔ حدودِ عرفات کی شناخت کے لیے عرفات کے چاروں طرف بڑی بڑی برجیاں بنی ہوئی ہیں۔ ان کے اندر عرفات ہے اور ان سے باہر کا علاقہ عرفات سے خارج۔ وقوف کے لیے عرفات کے اندر ہونا ضروری ہے۔

زوال تک آپ اپنے خیمے میں آرام کر سکتے ہیں، خورد ونوش کر سکتے ہیں۔ جب زوال ہو جائے گا تو عرفات میں مسجدِ نمرہ کے اندر جو عرفات کے ایک کونے میں واقع ہے امام صاحب پہلے خطبۂ حج دیں گے اور پھر اذان ہوگی اور اس کے بعد فوراً اقامت ہوگی اور امام صاحب دو رکعت نمازِ ظہر پڑھائیں گے۔ سلام پھیرنے کے بعد کوئی تسبیح یا سنت وغیرہ ادا نہیں کریں گے بلکہ دوبارہ اقامت ہوگی اور دو رکعت نمازِ عصر پڑھی جائے گی۔ دونوں نمازیں جمع کی جائیں اور قصر کر کے پڑھی جائیں گی۔ اگر آپ مسجد میں نہ پہنچ سکتے ہوں (اور سن رسیدہ حضرات اور خواتین تو مسجد میں جانے سے کلیۃً احتراز کریں۔ جواں ہمت بھی احتیاطاً نہ جائیں کیونکہ بالعموم لوگ گم ہو جاتے ہیں اور یکساں خیموں اور یکساں لباس کی وجہ سے ان کے لیے اپنے ٹھکانے کی شناخت سخت مشکل ہو جاتی ہے) تو آپ اپنے اپنے خیموں کے احاطے میں ہی مل کر باجماعت ادا کرلیں اور جمع وقصر کی جائے۔ کچھ لوگ اس پر بضد ہوں گے کہ ظہر بوقتِ ظہر اور عصر بوقت عصر پڑھنی چاہیے۔ اور قصر بھی نہ کی جائے۔ یہ لوگ اگر آنحضور ﷺ کے طریقہ حج کو دیکھیں تو اپنی غلطی کا احساس کرلیں گے۔ نیز دنیا بھر کے جلیل القدر علما نے خیموں میں جمع وقصر پر اتفاق کر رکھا ہے۔

جب سورج ٹھنڈا ہو جائے تو آپ وقوف شروع کر دیں۔ وقوف کا مطلب یہ ہے کہ آپ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر خیمے کے اندر یا باہر قبلہ رو ہو کر الگ الگ انکسار وزاری کے ساتھ خدا کے حضور دعائیں کریں۔ یہ وقت دعاؤں کی قبولیت کا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ بیان

کرتے ہیں کہ ''آنحضور ﷺ عرفات میں جبل عرفات کی چٹانوں کے پاس کھڑے ہو کر گڑ گڑا کر دعائیں کرتے رہے یہاں تک کہ سورج کی ٹکیاں غائب ہو گئی۔'' خاکسار نے اس موقع پر بڑے بڑے اولیا و علما کو زار و قطار روتے دیکھا ہے۔

سورج غروب ہو جانے کے بعد آپ عرفات سے مزدلفہ روانہ ہو جائیں۔ یاد رکھیں کہ سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات کی حدود سے باہر نہ نکلیں۔ مغرب کی نماز نہ عرفات میں پڑھی جائے گی اور نہ راستے میں بلکہ جب آپ مزدلفہ پہنچ جائیں تو سب سے پہلا کام یہ کریں کہ اذان دیں اور پھر اقامت کے ساتھ تین رکعت نماز مغرب با جماعت ادا کریں اور پھر درمیان میں کچھ پڑھے بغیر اقامت کے ساتھ دو رکعت نمازِ عشاء ادا کریں۔ مزدلفہ میں بھی مغرب اور عشاء کی نمازیں ملا کر پڑھی جائیں گی۔ مغرب کے تین فرض اور عشاء کے دو فرض۔ درمیان میں کوئی سنت یا نوافل نہ ہوں گے۔ وتر پڑھ لیں۔ نمازوں سے فارغ ہو کر آپ کھانے پینے میں مشغول ہو سکتے ہیں۔ مزدلفہ سے آپ کنکریاں بھی لے سکتے ہیں جن کی تعداد ۷۰ ہونی چاہیے۔ کنکری موٹے چنے کے دانے کے برابر ہو۔ مزدلفہ میں رات کو آرام کرنا اور سونا مسنون ہے۔ البتہ اس امر میں شدید احتیاط برتیں کہ سونے یا جاگنے کی حالت میں مرد کا سر اور چہرہ اور عورت کا چہرہ نہ ڈھکا ہوا ہو۔ حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت میں ہے کہ: **اضطجع رسول الله ﷺ حتیٰ طلع الفجر** ......(رسول اللہ ﷺ مزدلفہ میں فجر ہونے تک لیٹے رہے)۔

نمازِ فجر کے بعد آپ وقوف کریں یعنی قبلہ رو ہو کر تسبیح و تکبیر و تہلیل اور دُعا کریں۔ سورج نکلنے سے پیشتر ہی مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ ہو جائیں۔ مزدلفہ میں ایک وادی جس کا موجودہ نام وادیِ نار ہے اور سابقہ نام وادی محسر ہے، اس وادی میں مزدلفہ میں شب باشی درست نہیں ہے اور یہاں سے گزرتے وقت بھی تیزی سے گزرنا ہوگا۔ بعض اہلِ علم کے بیان کے مطابق یہ وہی وادی ہے جس میں اصحاب الفیل پر ابابیل نے آخری بار کنکریاں برسائی تھیں اور انھیں گیاہ خورد بنا کر رکھ دیا تھا۔ یہ جگہ اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب کی یاد دلاتی ہے۔

اب ذوالحجہ کی دس تاریخ ہے۔ اسے یوم النحر (قربانی کا دن) کہتے ہیں۔ آج کا دن آپ کا بڑا مصروف گزرے گا۔ آج آپ کو مندرجہ ذیل مناسک سرانجام دینے ہیں:

۱۔ منیٰ میں آ کر جمرۃ العقبہ (جسے بڑا شیطان کہا جاتا ہے) کو ے کنکریاں مارنا۔ پہلی کنکری مارتے وقت آپ تلبیہ ختم کر دیں۔ کنکری ''اللہ اکبر'' کہہ کر ماریں۔ کنکری برجی کو ماریں۔ اگر کنکری حوض میں گر جائے تو درست ہے اور اگر باہر گرے تو اس کے بجائے ایک اور ماریں۔ کنکریاں مارتے وقت بیت اللہ شریف بائیں ہاتھ اور منیٰ دائیں ہاتھ ہو۔ جو لوگ کنکریوں کے بجائے جمرۃ کو جوتے، پتھر اور اسی قسم کی دوسری چیزیں پھینکتے ہیں وہ غلط کرتے ہیں۔ دس تاریخ کو کنکریاں مارنے کا وقت طلوع فجر سے غروب آفتاب تک ہے۔ معذوروں، عورتوں اور سن رسیدہ افراد کی طرف سے ان کا کوئی ساتھی نیابۃً ان کی کنکریاں مار سکتا ہے۔ معذور رات کو بھی کنکریاں مار سکتے ہیں۔

۲۔ کنکریاں مارنے (یعنی رمی کرنے) کے بعد جانور ذبح کیا جائے گا۔ تمتع اور قران والے پر جانور ذبح کرنا واجب ہے۔ بکری یا دنبہ، ہو تو ایک فرد کی طرف سے۔ اُونٹ ہو تو سات افراد کی طرف سے ذبح کیا جا سکتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر شخص خود جا کر جانور ذبح کرے بلکہ ایک آدمی سب کی طرف سے یہ مہم سرانجام دے سکتا ہے۔ بکری اور دُنبہ ایک سال کا اور صحیح الاعضا اور تندرست ہونا چاہیے۔ گائے اور اونٹ پانچ سال کا ہو اور تندرست ہو۔

۳۔ مرد کا حلق یا قصر کروانا، عورت کے لیے صرف قصر۔ مرد کے لیے حلق افضل اور قصر جائز ہے۔ حلق کرنے والوں کے لیے حضور ﷺ نے تین بار مغفرت کی دُعا فرمائی ہے اور قصر کرانے والوں کے لیے صرف ایک مرتبہ۔ حلق یا قصر کے بعد آپ احرام سے فارغ ہو گئے۔ احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو گئیں۔ مرد کے لیے یہ پابندی ابھی باقی ہے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس نہیں جا سکتا۔

۴۔ مکہ معظمہ آ کر طواف افاضہ کرنا۔ اسے ''طواف زیارت'' بھی کہتے ہیں۔ آپ منیٰ میں احرام اُتار کر اور پانی ہو تو نہا دھو کر اور نیا لباس زیب تن کر کے مکہ معظمہ میں آئیں اور اپنے کپڑوں میں ایک طواف کریں۔ یہ طواف فرض ہے اور حج کا رُکن ہے۔ طواف کے بعد تمتع اور قران والے سعی بھی کریں گے۔ یہ طواف اور سعی عام لباس میں ہوں گے۔ اور سعی کے بعد حلق یا قصر نہیں ہوگا۔ طواف اور سعی سے فارغ ہو کر واپس منیٰ آ جائیں۔

طوافِ زیارت کا وقت دسویں ذوالحجہ کی فجر سے لے کر غروبِ آفتاب تک ہے۔ اگر دسویں ذوالحجہ کی طوافِ زیارت نہ کیا جا سکا ہو تو بارہویں ذوالحجہ تک کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے۔ اگر اس کے بعد بھی تاخیر ہوگی تو ایک دم لازم آئے گا۔ یہ طواف بہر حال کیا جائے گا۔ اگر یہ نہ ہوگا تو حج نہ ہوگا۔ جو عورت حیض ونفاس کی حالت میں ہو تو وہ تمام مناسکِ حج ادا کرے گی مگر نمازیں نہیں پڑھے گی اور طواف بھی پاک ہونے کے بعد کرے گی۔

گیارہ اور بارہ تاریخوں میں تین جمرات (چھوٹا شیطان، درمیانہ شیطان، بڑا شیطان) پر رمی کرنا ہوگا۔ رمی کا وقت زوالِ آفتاب سے لے کر غروبِ آفتاب تک ہے۔ چونکہ ان دونوں دنوں میں رمی کے وقت سخت ہجوم ہوتا ہے اور لاکھوں افراد بیک وقت رمی کے لیے نکل پڑتے ہیں اس لیے معذور افراد اور عورتیں رات کو رمی کر سکتی ہیں اور اگر خود نہ کر سکتی ہوں تو کسی عزیز یا ساتھی کو اپنا وکیل بنا سکتی ہیں۔ پہلے چھوٹے جمرے پر رمی کی جائے گی پھر درمیانے جمرے پر اور آخر میں بڑے جمرے پر۔ ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہنا چاہیے۔ پہلے جمرے پر رمی کے بعد ذرا ہٹ کر قبلہ رو ہو کر دعا مانگی جائے گی اور اگر بھیڑ کی وجہ سے دُعا نہ مانگی جا سکتی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ بڑے جمرے پر رمی کے بعد دعا نہیں مانگی جائے گی۔ یہ رمی عام لباس ہی میں ہوگی کیونکہ دس تاریخ کو حلق اور

قصر کروانے کے بعد احرام اتارے جا چکے ہیں۔

بارہ ذوالحجہ کو رمی کے بعد آپ منیٰ سے منتقل ہو کر مکہ معظمہ آ سکتے ہیں۔ حجاج کی بہت بڑی اکثریت بارہ ذوالحجہ کو منیٰ چھوڑ دیتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی اجازت ہے لیکن شرط یہ ہے کہ منیٰ کو سورج ڈوبنے سے پہلے چھوڑ دیں۔ اگر آپ کو اپنے پڑاؤ ہی میں سورج ڈوب گیا تو آپ یہ رات منیٰ ہی میں گزاریں اور تیرہ ذوالحجہ کو رمی (تینوں جمرات پر) کر کے مکہ آئیں۔

آپ کے تمام مناسک پورے ہو گئے ہیں۔ صرف ایک واجب باقی رہ گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب آپ مکہ کو چھوڑیں گے تو طوافِ وداع کریں گے۔ یہ مکہ میں آپ کا آخری کام ہونا چاہیے۔ اگر عورت حیض کی حالت میں ہے تو وہ بغیر طوافِ وداع کیے اپنے قافلے والوں کے ساتھ واپس جا سکتی ہے۔

آخر میں یہ اصول آپ سمجھ لیں کہ اگر حج کے فرائض میں سے کوئی فرض ترک ہو جائے تو حج نہ ہوگا۔ اگر واجبات میں سے کوئی واجب ترک ہو گیا تو ایک جانور کا خون بہایا جائے گا۔ اسے "دم دینا" کہتے ہیں۔ ممنوعات میں سے کسی ممنوع کا ارتکاب کر لیا تو بھی تلافی کی مختلف صورتیں ہیں۔ بعض ممنوعات کے ارتکاب پر دم لازم آتا ہے اور بعض پر مختلف مقدار کے کفارے عائد ہوتے ہیں۔ اگر قارن (حج قران والا) یا متمتع (حج تمتع والا) کسی وجہ سے اپنی واجب قربانی نہیں دے سکتا تو وہ بصورتِ دیگر دس روزے رکھے گا۔ تین روزے حج میں جو یکم ذوالحجہ سے یومِ عرفہ تک کسی بھی وقفہ میں متواتر رکھے گا اور سات روزے وطن واپس آ کر رکھے گا۔

حج کے مسائل و مناسک طویل اور مفصل ہیں۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ آپ جب بھی کوئی مشکل پیش آئے یا کسی الجھن میں مبتلا ہو جائیں تو کسی صاحبِ علم کی طرف رجوع کر لیں۔ عوام الناس کے تیر تکوں پر نہ جائیں۔

حج اور عمرہ کی دعائیں[1]

حج یا عمرے کا احرام باندھنے کے بعد یہ تلبیہ بآوازِ بلند پڑھا جائے۔

لَبَّیکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ، لَبَّیکَ لَا شَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ، اِنَّ الحَمدَ وَالنِّعمَۃَ لَکَ وَالمُلکَ لَا شَرِیکَ لَکَ.

''میں حاضر ہوں۔ اے اللہ میں تیری جناب میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ بے شک تمام تعریف اور تمام نعمتیں تیرے ہی لیے ہیں اور بادشاہی بھی، تیرا کوئی شریک نہیں''۔

یہ تلبیہ کثرت سے پڑھا جائے۔ ہر مرتبہ پھر آنحضور ﷺ پر دُرود بھیجا جائے گا۔
جب حاجی کو مکہ معظمہ کے مکان مکانات نظر آئیں تو یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجعَل لِّی بِھَا قَرَارًا وَّ ارزُقنِی فِیھَا رِزقًا حَلَالًا

---

[1] یہ دعائیں ہم نے ایک عربی کتاب ''مناسک الحج علی المذاہب الاربعۃ'' سے نقل کی ہیں۔ یہ کتاب سعودی عرب کے فرمانروا سلطان عبدالعزیز ابن سعود نے ۱۳۶۶ھ میں حاجیوں کے لیے چھپوائی تھی۔ اسے سعودی عرب کے ڈائریکٹر تعلیمات شیخ محمد بن نافع اور قاضی القضاۃ شیخ عبداللہ بن حسن نے مرتب کیا تھا۔ یہاں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ کوئی دُعا کسی خاص مقام کے لیے مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر جگہ وہ دعا پڑھی اور مانگی جا سکتی ہے جو انسان کی طبیعت سے مناسبت رکھتی ہو۔

''اے اللہ، اس شہر کے اندر مجھے قرار بخش اور یہاں مجھے رزقِ حلال نصیب فرما''۔

حرم شریف میں داخل ہوتے وقت جب بیت اللہ پر نظر پڑے تو تین مرتبہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه کہے، اور تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور پھر یہ دعا پڑھے۔

رَبِّ اَدْخِلْنِىْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِىْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّىْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا

اے میرے رب، مجھے سچائی کے راستے داخل کر اور سچائی کے راستے سے نکال۔
اور اپنی جناب سے میرے لیے مدد کرنے والی طاقت فراہم کر۔''

طواف شروع کرتے وقت جب حجرِ اسود کو چومے یا دور سے اسے اشارہ کرے تو یہ کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اللہ کے نام سے طواف کا آغاز کرتا ہوں۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اور اللہ ہی کے لیے تمام تعریف ہے۔

طواف کے سات چکر ہوتے ہیں۔ ان ساتوں چکروں میں جو دُعا چاہے پڑھے۔ دل میں اللہ کی عظمت اور بزرگی کا خیال سمایا ہوا ہو، اللہ کی بارگاہ میں چند گنی چنی دعاؤں پر کفایت کرنا صحیح نہیں ہے۔ آزادی کے ساتھ ہر اچھی دُعا اللہ سے کرنی چاہیے۔ بالعموم لوگ اس موقع پر یہ دعائیں پڑھتے ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِا اللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ

''بے عیب ہے اللہ کی ذات۔ تمام تعریفیں ہیں اللہ کے لیے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ کوئی چارہ اور کوئی طاقت اللہ کی مدد کے بغیر کامیاب نہیں، جو بڑا بزرگ و برتر ہے''

وَالصَّلٰوةُ والسَّلامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَ وَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِی الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

درود اور اسلام اللہ کے رسول پر۔اے اللہ! تجھ پر ایمان رکھتا ہوں، تیری کتاب کی تصدیق کرتا ہوں۔ تیرے عہد کی وفاداری کا اعلان کرتا ہوں، تیرے نبی اور تیرے حبیب محمد ﷺ کی سنت کا پیرو ہوں۔اے اللہ، میرا تجھ سے سوال ہے کہ مجھے معاف فرما، آسایش بخش اور دین اور دنیا دونوں میں ہمیشہ عافیت سے رکھ اور جنت عطا فرما۔اور دوزخ سے نجات دے''

رُکنِ یمانی اور مقامِ حجر اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھنا مسنون ہے۔یعنی ہر طواف کے وقت جب حاجی اس جگہ آئے تو یہ دُعا پڑھے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

''اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما۔اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا''

دوسرے چکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِبِكَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ

اے اللہ، بے شک یہ گھر، تیرا گھر ہے۔اور یہ حرم تیرا حرم ہے۔اور امن تیرا ہی فراہم کردہ امن ہے اور بندہ وہ ہے جو تیرا غلام ہے۔میں تیرا غلام ہوں۔تیرے غلام کا بیٹا ہوں۔یہ وہی مقام ہے جہاں تجھ سے دوزخ کی پناہ لینے والا پناہ لیتا

ہے۔ ہمارے گوشت اور ہماری کھالیں دوزخ کی آگ پر حرام کردے"

اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَکَرِّہْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ

اے اللہ ہمارے اندر ایمان کی محبت پیدا کر۔ اور اسے ہمارے دلوں کی زینت بنا۔ کفر اور فسق اور نافرمانی کی نفرت ہمارے اندر پیدا کر۔ اور ہمیں سیدھے راستے پر چلنے والوں میں سے بنا۔

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ

اے اللہ! مجھے اُس روز اپنے عذاب سے بچا کر رکھ جس روز تو اپنے بندوں کو دوبارہ اُٹھائے گا"

اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنِی الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ

اے اللہ! مجھے جنت میں حساب کے بغیر ہی داخل فرما۔

تیسرے چکر کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّکِ وَالشِّرْکِ وَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَ الْاَھْلِ وَ الْوَلَدِ

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں (دین وایمان میں) شک کرنے سے، شرک سے، مخالفت سے، منافقت سے، بداخلاقی سے، اور واپس لوٹ کر مال ومتاع اور اہل وعیال کو بُری حالت میں جا کر دیکھنے سے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَالنَّارِ

اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں تیری رضا مندی اور جنت اور تیری پناہ چاہتا ہوں تیری ناراضی اور دوزخ سے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا

وَالْمَمَاتِ

''اے اللہ، میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کی آزمائش سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کی آزمائشوں سے''

چوتھے چکر کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَسَعْيًا مَشْكُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَعَمَلاً صَالِحًا مَقْبُوْلاً وَ تِجَارَةً لَنْ تَبُوْرَ

''اے اللہ، میری یہ حاضری حج مقبول ہو۔ میری سعی بار یاب ہو۔ گناہوں کی معافی ہو، اور مقبول اور صالح کام ہو، اور ایسی تجارت ہو جس میں کوئی گھاٹا نہ ہو''

يَا عَالِمَ مَا فِى الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِىْ يَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

''اے سینوں کے راز جاننے والے۔ مجھے نکال اے اللہ۔ اندھیروں سے روشنی کی طرف''

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

اے اللہ، میں تجھ سے مانگتا ہوں تیری رحمت کے اسباب، تیری مغفرت کے اٹل فیصلے، ہر گناہ سے سلامتی، ہر نیکی میں کامیابی۔ جنت کا حصول اور دوزخ سے نجات''

رَبِّ قَنِّعْنِىْ بِمَا رَزَقْتَنِىْ وَبَارِكْ لِىْ فِيْمَا اَعْطَيْتَنِىْ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّىْ مِنْكَ بِخَيْرٍ

''اے میرے رب! جو رزق تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اُس پر مجھے قناعت بخش اور جو نعمت تو نے ارزاں فرمائی ہے اُس میں برکت ڈال اور جو چیز مجھ سے دُور ہو گئی ہے اُس کا بہتر بدل عطا فرما''

پانچویں چکر کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْھُکَ

اے اللہ مجھے سایہ عطا فرما، اپنے عرش کے نیچے اُس روز جب کہ تیرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ تیری ذات کے سوا کوئی باقی رہنے والا نہیں ہے۔

وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً ھَنِیْئَۃً مَرِیْئَۃً لَا تَظْمَاءُ بَعْدَھَا اَبَدًا

اپنے نبی سیدنا محمد ﷺ کے حوض سے مجھے ایک ایسا خوشگوار اور لطف اندوز جام پلا جس کے بعد ہمیں کبھی تشنگی محسوس نہ ہو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

"اے اللہ، میں تجھ سے اُسی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کا سوال تیرے نبی سیدنا محمد ﷺ نے تجھ سے کیا۔ اور میں تجھ سے اُس شر کی پناہ چاہتا ہوں جس کی پناہ تجھ سے تیرے نبی سیدنا محمد ﷺ نے مانگی"

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْجَنَّۃَ وَ نَعِیْمَھَا وَ مَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْفِعْلٍ اَوْعَمَلٍ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْفِعْلٍ اَوْعَمَلٍ

"اے اللہ، میں مانگتا ہوں تجھ سے جنت اور اس کی نعمتیں، اور ہر اس کلام، کام اور عمل کی توفیق جو مجھے جنت سے قریب تر کر دے۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ سے اور ہر اس کلام، کام اور عمل سے جو مجھے دوزخ کے قریب لے جائے"

چھٹے چکر کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیَّ حُقُوقًا کَثِیرَۃً فِیمَا بَینِی وَبَینَکَ وَ حُقُوقًا کَثِیرَۃً فِیہِ بَینِی وَ بَینَ خَلقِکَ

''اے اللہ، تیرے مجھ پر ایسے بہت سے حقوق ہیں جو میرے اور تیرے درمیان ہیں اور بہت سے ایسے حقوق ہیں جو میرے اور تیری مخلوق کے درمیان ہیں''

اَللّٰھُمَّ مَا کَانَ لَکَ مِنھَا فَاغفِرہُ لِی وَ مَا کَانَ لِخَلقِکَ فَتَحَمَّلہُ عَنِّی وَاَغنِنِی بِحَلَالِکَ عَن حَرَامِکَ وبِطَاعَتِکَ عَن مَعصِیَتِکَ وبِفَضلِکَ عَمَّن سِوَاکَ. یَا وَاسِعَ المَغفِرۃِ

اے اللہ، وہ حقوق جو تجھ سے تعلق رکھتے ہیں مجھے معاف فرما دے اور جو تیری مخلوق سے تعلق رکھتے ہیں وہ میری جانب تو خود ہی اپنے ذمہ لے لے۔ اور اپنے عطا کردہ حلال کی بدولت، اپنی حرام کردہ چیزوں سے بے نیاز کر دے اور اپنا فضل خاص فرما کر اپنے سوا ہر ذات سے بے نیاز کرا اے وسیع مغفرت والے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ بَیتَکَ عَظِیمٌ وَوَجھَکَ کَرِیمٌ وَاَنتَ یَا اَللّٰہُ حَلِیمٌ کَرِیمٌ عَظِیمٌ تُحِبُّ العَفوَ فَاعفُ عَنِّی

اے اللہ، تیرا گھر بڑی عظمت والا ہے۔ تیری ذات بڑی کریم ہے۔ یا اللہ تو بُردبار ہے، مہربان ہے، بزرگ و برتر ہے۔ تو معافی کو پسند فرماتا ہے۔ مجھے معاف فرما دے''۔

ساتویں چکر کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسأَلُکَ اِیمَانًا کَامِلاً وَیَقِینًا صَادِقًا وَ رِزقًا وَاسِعًا وَ قَلبًا خَاشِعًا وَلِسَانًا ذَاکِرًا وَحَلَالاً طَیِّبًا وَ تَوبَۃً نَصُوحًا وَ تَوبَۃً قَبلَ المَوتِ

وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَرَحْمَةً وَ مَغْفِرَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَاغَفَّارُ.

اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے کامل ایمان، سچا یقین، کشادہ رزق، نرم وگداز دل، ذکر کرنے والی زبان، پاکیزہ حلال، سچی توبہ، توبہ موت سے پہلے، آسایش موت کے وقت، رحمت اور مغفرت موت کے بعد، حساب کے وقت بخشش، جنت کا حصول اور دوزخ سے نجات۔ تیری رحمت درکار ہے اے ہر چیز کی قدرت رکھنے والے اور گناہوں کے بخشنے والے"

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ

"اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما، اور نیک بندوں میں مجھے شامل فرما"

ملتزم کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا، وَ رِقَابَ ابَائِنَا وَ اُمَّهَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَ اَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ

"اے اللہ، اے اس قدیم گھر کے مالک! ہماری گردنیں، ہمارے باپ اور ماں کی گردنیں، ہمارے بھائیوں اور ہماری اولاد کی گردنیں دوزخ سے آزاد کردے"

يَاذَا لْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَ الْاِحْسَانِ

"اے خداوند، سخاوت کرنے، کرم والے، مہربانی کرنے والے، احسان وعنایت فرمانے والے"

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَ اَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ

"اے اللہ، تمام معاملات میں ہمارا انجام بہتر کر۔ دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے پناہ دے"۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَاقِفٌ تَحْتَ بَابِکَ مُلْتَزِمٌ لَا
عَتَابِکَ مُتَذَلِّلٌ بَیْنَ یَدَیْکَ اَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَاَخْشٰی عَذَابَکَ یَا
قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ! اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اَنْ تَرْفَعَ ذِکْرِیْ وَ تَضَعَ وِزْرِیْ وَ
تُصْلِحَ اَمْرِیْ۔ وَتُطَھِّرَ قَلْبِیْ وَ تُنَوِّرَلِیْ فِیْ قَبْرِیْ وَتَغْفِرَلِیْ ذَنْبِیْ۔
وَاَسْاَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ۔ آمین

اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے کا بیٹا ہوں، تیرے دروازے پر کھڑا ہوں، تیرے آستانے سے چمٹ چکا ہوں، تیرے حضور سرنگوں ہوں۔ اے محسن قدیم! تیری رحمت کا طالب ہوں۔ تیرے عذاب سے خائف ہوں۔ اے اللہ! تجھ سے میرا سوال ہے کہ تو میرا چرچا بلند فرما، میرا بوجھ دور کر، میرا کام درست فرما، (میرا بوجھ دور کر، میرا کام درست فرما)۔ میرا دل پاک کر، میری قبر میں میرے لیے روشنی فراہم کر۔ میرے گناہ بخش دے۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جنت کے اندر اونچے اونچے مرتبوں کا۔

مقامِ ابراہیمؑ کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَ عَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ عُذْرِیْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِیْ
فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ، وَ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ۔

اے اللہ تو جانتا ہے میری چھپی اور کھلی باتوں کو۔ پس میری معذرت قبول فرما۔ تو جانتا ہے میری ضرورت کو، پس میری ضرورت مجھے عطا کر۔ تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے۔ پس تو میرے گناہ معاف فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَ یَقِیْنًا صَادِقًا یُّخَالِطُ رُوْحِیْ
حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ رِضَامِنْکَ بِمَا قَسَمْتَ
لِیْ۔ اَنْتَ وَلِیِّ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ

اے اللہ، میں تجھ سے مانگتا ہوں ایسا ایمان جو میرے دل پر چھا جائے، ایسا سچا یقین جو میری روح میں سرایت کر جائے یہاں تک کہ میں سمجھ لوں کہ مجھے کوئی گزند نہیں پہنچ سکتا سوائے اس کے جو تو میرے لیے لکھ دے۔ اور میں اس پر راضی ہو جاؤں جو تو میرے لیے مقسوم فرمائے۔ تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے۔ مجھے اسلام پر موت دے اور نیک لوگوں میں مجھے شامل کر۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِيْ مَقَامِنَا هٰذَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً اِلَّا قَضَيْتَهَا فَيَسِّرْ تَهَا فَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَ اشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا، وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا.

اے اللہ! میری اس حاضری کے موقع پر میرا کوئی گناہ ایسا نہ چھوڑ جو معاف نہ کر دے، میرا کوئی غم ایسا نہ رہے جسے تو دور نہ فرما دے۔ میری کوئی ایسی ضرورت نہ رہے جسے تو نے پورا نہ کر دیا ہو اور میرے لیے اسے آسان نہ کر دیا ہو۔ ہمارے تمام معاملات آسان فرما۔ ہمارے سینے کھول دے۔ ہمارے دل نور سے بھر دے، ہمارے اعمال کا خاتمہ نیکیوں پر کر۔

اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَحْيِنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَ لَا مَفْتُوْنِيْنَ

اے اللہ، تو ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں دنیا سے اٹھا اور مسلمان بنا کر ہی زندہ رکھ۔ اور نیک انسانوں میں شامل کر۔ نہ رسوا ہوں اور نہ نشانہ ابتلاء۔

زمزم پی کر یہ دُعا مانگی جائے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَ رِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اے اللہ، میں تجھ سے مانگتا ہوں مفید علم، کشادہ روزی اور ہر بیماری سے

شفا۔ تیری رحمت درکار ہے اے ارحم الراحمین۔

سعی کا آغاز کرتے وقت یہ آیت پڑھے:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ. (البقرۃ:۲۔۱۵۸)

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں میں گردش کرے اور جو کوئی خوش دلی سے کوئی نیک کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرنے والا اور خوب جاننے والا ہے۔

اس کے بعد ہاتھ اوپر اٹھا کر یہ کہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ ہی کے لیے ہے تمام حمد وستائش۔

پھر یہ دعا پڑھتے ہوئے سعی کو روانہ ہو جائے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ بُكْرَةً وَّاَصِيْلاً. لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ. لَا شَيْءَ قَبْلَهٗ وَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ. وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ. وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ، وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ، وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ. اِنَّكَ تَعْلَمُ مَالَا نَعْلَمُ. اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ.

اللہ بہت بزرگ و برتر ہے۔ زیادہ سے زیادہ اللہ کی حمد وستائش ہے۔ اللہ بے عیب

ہے۔صبح وشامل اسی کی تعریف ہے۔نہیں ہے کوئی معبود مگر وہ ذاتِ واحد۔اس نے اپنا پورا کر دکھایا۔اپنے بندے کی نصرت فرمائی ۔اور تمام گروہوں کو اس ذاتِ واحد نے شکست دی۔نہ اس سے پہلے کوئی چیز تھی اور نہ اس کے بعد کوئی چیز ہے۔وہی زندہ کرتا اور موت دیتا ہے۔وہ زندۂ جاوید ہے اسے موت نہیں ہے۔ اسی کے ہاتھ میں ہیں تمام بھلائیاں۔اسی کی طرف سب کو لوٹنا ہے۔وہ ہر چیز پر قادر ہے۔اے میرے رب،مہربان ہو جا۔میری جو غلطی بھی تیرے علم میں ہے اس سے درگزر فرما۔ہم جو باتیں نہیں جانتے تو انہیں جانتا ہے۔بیشک تو ہی خدا ہے،سب سے غالب اور سب سے کریم۔

وقوف عرفات کی دعا

میدانِ عرفات میں دعائیں جو دل چاہے مانگیے یا ذیل کی دعا پڑھتے رہیے۔ لیکن کوشش یہ کیجیے کہ کوئی لمحہ غفلت کا نہ گزرے، فضول ولایعنی گفتگو، بحث ومباحثہ ہنسی، دل لگی میں وقت نہ کٹے کیونکہ یہ لمحات نہایت قیمتی ہیں۔ ایسے لمحات بار بار حاصل نہیں ہوتے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ . اَللّٰہُ اَکْبَرُ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ. وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ. وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ. لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ. اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی. وَنَقِّنِیْ. وَاعْتَصِمْنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلیٰ ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا. وَذَنْبًا مَّغْفُوْرًا اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ. وَاِلَیْکَ مَآلِیْ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَۃِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ. اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا بِالْھُدٰی وَزَیِّنَّا بِالتَّقْوٰی. وَاغْفِرْلَنَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِزْقاً حَلَالاً طَیِّباً مُبَارَکاً. اَللّٰھُمَّ اَمَرْتَنِیْ بِالدُّعَاءِ وَلَکَ الْاِجَابَۃُ. وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ وَعْدَکَ. اَللّٰھُمَّ مَا اَحْبَبْتَ مِنْ خَیْرٍ فَاحَبِّبْہُ اِلَیْنَا وَیَسِّرْہُ لَنَا. وَمَا کَرِھْتَ مِنْ شَرٍّ. وَفَکَرِّھْہُ اِلَیْنَا وَجَنِّبْنَا اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ. اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ وَتَرٰی مَکَانِیْ وَتَسْمَعُ کَلَامِیْ وَتَعْلَمُ سِرِّیْ

وَعَلَانِيَتِيْ وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْ وَاَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ
الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ
اَسْئَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ
وَاَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ
عَيْنَاهُ وَنَحِلَ لَكَ جَسَدُهٗ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ. اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ
بِدُعَائِكَ شَقِيًّا وَّكُنْ لِّيْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَا خَيْرَ
الْمُعْطِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اٰمِيْنَ. يَا مَنْ لَّا
يَبْرِمُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ فِي الدُّعَاءِ وَلَا تَضْجُرُهٗ مَسْئَلَةُ السَّائِلِيْنَ اَذِقْنَا
بَرْدَ عَفْوِكَ وَحَلَاوَةَ مَغْفِرَتِكَ وَلَذَّةَ مُنَاجَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ اِلٰهِيْ
مَنْ مَدَحَ اِلَيْكَ نَفْسَهٗ فَاِنِّيْ لَائِمٌ نَفْسِيْ اَخْرَسَتِ الْمَعَاصِيْ لِسَانِيْ
فَمَا لِيْ وَسِيْلَةٌ مِّنْ عَمَلٍ وَّلَا شَفِيْعٌ سِوَى الْاَمَلِ.

اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اور اللہ کے لیے ہے سب تعریف اور اللہ کے لیے ہے سب تعریف اور اللہ کے لیے ہے سب تعریف نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ سب ملک اور سب تعریف اسی کو ہے۔ اے اللہ! مجھے ہدایت یافتہ بنا اور مجھے (گناہوں سے) پاک فرما اور مجھے مکمل پرہیزگار بنا اور مجھے دنیا اور آخرت میں بخش دے۔ اے خدا میرے اس حج کو قبول فرما اور گناہ کو بخشا ہوا فرما دے اے اللہ میری نماز اور عبادت اور میری زندگی اور موت تیرے ہی لیے ہے اور آخرکار میرا (رجوع بھی) تیری طرف ہے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور دل کے وسوسوں اور معاملات کی پریشانی سے اے اللہ ہدایت۔ ساتھ ہماری رہنمائی کر اور ہمیں پرہیزگاری کے ساتھ آراستہ کر اور ہمیں دنیا

وآخرت میں بخش۔ اے اللہ میں تجھ سے حلال پاک اور بابرکت روزی کا مطالبہ کرتا ہوں۔ اے اللہ تو نے مجھے دعا کرنے کا حکم فرمایا ہے اور قبول کرنا تیرے (اختیار میں) ہے اور تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ اے اللہ تو جس بھلائی کو اچھا سمجھتا ہے پس اس کو ہمارے لیے محبوب بنا اور اس کو ہمارے لیے آسان کر دے اور جس برائی کو تو مکروہ سمجھتا ہے پس اس کو ہمارے لیے مکروہ بنا دے اور ہم کو اس سے دور رکھ اور ہم سے اسلام نہ چھین بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت کی نہیں کوئی معبود سوائے شان اور باعظمت ہے اے اللہ بے شک تو جانتا ہے اور میری قیام گاہ کو دیکھتا ہے اور میرے کلام کو سنتا ہے اور میرے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے اور میرے کاموں میں سے کوئی چیز بھی تجھ پر پوشیدہ نہیں ہے اور میں نہایت مفلس فریاد کرنے والا ایک فقیر ہوں۔ (نیز میں) پناہ چاہنے والا ڈرنے والا اپنے گناہوں کا اعتراف اور اقرار کرنے والا ہوں میں تجھ سے مسکین فقیر کی طرح سوال کرتا ہوں اور ایک ذلیل گناہگار کی طرح تیرے سامنے آہ وزاری کرتا ہوں اور ایک خوف کرنے والے اندھے کی طرح تجھ سے دعا مانگتا ہوں جس کی گردن تیرے لیے جھکی ہو اور آنکھیں آنسو بہاتی ہوں اور جس کا جسم (تیری یاد میں) لاغر ہو گیا ہو اور اس کی ناک تیرے لیے خاک آلود ہو گئی ہو۔ اے اللہ مجھے اپنے سامنے دعا مانگنے سے بدنصیب نہ کرنا اور تو میرے حق میں مہربان رحم کرنے والا بن جا اے سوال کیے ہوؤں کے بہترین اور اے عطا کرنے والوں کے بہترین اور اے رحم کرنے والوں کے بہترین اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے قبول فرمائیو اے وہ ذات کہ نہیں بیزار کرتا اس کو اصرار دعا میں اصرار کرنے والوں کا اور نہ ہی تنگ کرتا ہے اس کو سوال کرنے والوں کا چکھا ہمیں ٹھنڈک اپنے عفو اور لذت اپنی بخشش کی اور مزا اپنے حضور میں عاجزانہ دعا

اور اپنی رحمت کا۔ الٰہی جو تعریف کرتا ہے اپنے نفس کی تیرے سامنے (وہ کرتا رہے) میں تو یقیناً اپنے نفس کی ملامت کرنے والا ہوں حالانکہ گناہوں نے میری زبان کو گونگا کر دیا ہے۔ پس میرے عملوں کا کوئی وسیلہ نہیں اور نہ ہی کوئی شفاعت کرنے والا ہے سوائے امید کے۔

زیارتِ مدینہ

حج سے پہلے یا حج کے بعد آپ کو مدینہ منورہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوگا۔ جس طرح آپ نے سفرِ مکہ اور حجِ بیت اللہ کو اخلاقی پاکیزگی، تقرب الی اللہ اور خوشنودی رب کا ذریعہ بنایا ہے یا بنا سکتے ہیں اس طرح مدینہ بھی آپ کے ذہن وفکر، جذبہ وخیال اور روح ومزاج کے اندر ایک زبردست کایا پلٹ کا موجب بن سکتا ہے۔ اگر آپ نے سفرِ مدینہ کی بدولت دو خوبیاں حاصل کر لیں تو آپ سمجھ لیں کہ آپ کا یہ سفر معراجِ کمال بن گیا۔ ایک رسولِ خدا ﷺ سے محبت میں اضافہ، یہاں تک کہ اس محبت پر آپ تمام محبتیں نچھاور کر دیں اور دوسرے رسولِ خدا ﷺ کی اطاعت کا جذبہ فراواں۔ یہ دونوں چیزیں لازم وملزوم ہیں۔ محبت بے اطاعت زبانی جمع خرچ کے سوا کچھ نہیں ہے اور اطاعت بے محبت بے اثر اور بے نتیجہ ہے۔ ان دونوں چیزوں میں ترقی اور اضافہ ایمان کی پختگی اور زندگی کی علامت ہے۔ آپ اس کسوٹی پر سفرِ مدینہ کا حاصل پرکھیں۔

مدینہ شریف بھی اسی طرح کا حرم ہے جس طرح مکہ معظمہ حرم ہے۔ مسلم نے حضرت ابو سعید خدریؓ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا تھا۔ میں مدینہ اور اس کے اردگرد کے تمام راستوں کو

حرم قرار دیتا ہوں۔ پس یہاں کوئی خون نہ بہایا جائے اور نہ یہاں لڑائی کے لیے ہتھیار بلند کیے جائیں اور نہ چارے کے علاوہ درختوں کے پتے جھاڑے جائیں......"

حضرت علیؓ کی روایت جسے بخاری و مسلم دونوں نے نقل کیا ہے، یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: "اَلْمَدِیْنَةُ حَرَامٌ مَابَیْنَ عَیرٍ اِلیٰ ثورٍ، (یعنی جبلِ عیر اور جبلِ ثور کا درمیانی حصہ مدینہ کا حرم ہے۔)

جبلِ عَیر وہ پہاڑ ہے جو مکہ معظمہ کی طرف سے مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت وادی عقیق کے پاس ملتا ہے اور جبلِ ثور سے مراد جبلِ اُحد اور اس سے متصل پہاڑی سلسلہ ہے۔ مسلم نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:

"مدینہ کی سخت و شدید فضا کو میری اُمت کا جو شخص بھی برداشت کرے گا میں قیامت کے روز اس کی شفاعت کروں گا۔"

حضرت انسؓ کی یہ متفق علیہ روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:

"مدینہ میں داخل ہونے والے راستے پر فرشتے قطاریں بنائے کھڑے ہوتے ہیں جو مدینہ کی حفاظت پر مامور ہیں۔"

اب آپ کا رخ اسی شہر مبارک کی جانب ہے۔ اس شہر میں حبیب پاک محوِ خواب ہیں۔ اس شہر میں جلیل القدر صحابہ مدفون ہیں۔ پہلی اسلامی ریاست کا مرکز یہی شہر ہے۔ اس شہر کی ہر گلی اور ہر وادی ہر سمت اور ہر پہاڑی اسلامی تاریخ کے ہزاروں معانی، کش مکشِ حق و باطل کے ہزاروں دفاتر، اصحابؓ کرام کی اپنے پیارے رسولؐ کے ساتھ گرویدگی اور دل باختگی کے ہزاروں تذکرے اور نور و عرفاں اور علم و حکمت کے اتھاہ سمندر اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر انسان محوِ حیرت رہ جاتا ہے۔

آنحضور ﷺ کو خود اس شہر سے جو محبت تھی اس کا ایک نمونہ حضرت انسؓ پیش کرتے

ہوئے کہتے ہیں کہ ''آنحضور ﷺ جب سفر سے واپس آتے اور آپ کو مدینہ کی دیواریں نظر آجاتیں تو آپ کو مدینہ سے جو محبت تھی اس میں اس قدر اضافہ ہو جاتا کہ آپ جس سواری پر سوار ہوتے اسے تیز تر کر دیتے۔'' (بخاری)

حضرت انسؓ ہی کا بیان ہے کہ جبلِ احد کو دیکھ کر آپؐ نے فرمایا:

''یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہمیں اس سے محبت ہے۔'' (متفق علیہ)

امام مالکؒ کی ایک مرسل روایت میں یحیٰ بن سعیدؒ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا:

''روئے زمین پر کوئی ایک ایسا ٹکڑا نہیں ہے جو مجھے اپنی قبر کے لیے مدینہ سے زیادہ محبوب ہو۔''

اس شہرِ خوباں کی طرف آپ کا رخ ہے۔ شہر کا وقار و جلال، ساکنانِ شہر کی عظمت وسطوت اور قدم قدم نقوشِ یار کی کشش و دل گرفتگی یہ سب پہلو آپ کو آشفتہ سر بنانے کے لیے کافی ہیں۔ اگر آپ کے پہلو میں دل ہے اور دل لذتِ ایماں سے بہرہ یاب بھی ہے تو مدینہ میں قدم رکھتے ہی آپ پر وہ حالت طاری ہو جانا ایک فطری امر ہے جسے آپ کے ایک سنجیدہ شاعر نے شاید ایسی ہی کسی کیفیت میں ڈوب کر کہا تھا۔

اے ساکنانِ کوچۂ دلدار دیکھنا　　　تم کو کہیں جو غالب آشفتہ سر ملے

یہ سب تقاضے اور ولولے ایک طرف مگر آپ کو اس شہر میں جس طرح داخل ہونا چاہیے اس کا انداز یہ ہو کہ آپ کا قصد مسجد الرسول ﷺ میں نماز ادا کرنا ہو۔ جب آپ کا رخ مدینہ کی طرف ہو تو آپ راستے میں کثرت سے درود شریف کا ورد کریں۔ ہر ورد کے پڑھنے کا جو طریقہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے: اُذْکُرْ رَبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَۃً وَّدُوْنَ الْجَھْرِ مِنَ الْقَوْلِ. (اپنے رب کو یاد کر دل ہی دل میں زاری اور خوف کے ساتھ اور زبان سے ہلکی آواز کے ساتھ) یعنی ورد پڑھتے وقت دل زبان کا رفیق ہو اور

زبان آہستہ آہستہ وردالاپ رہی ہو۔ پیچھے آپکو بتایا جا چکا ہے کہ تلبیہ باآوازِ بلند پڑھا جائے گا مگر باقی دوسرے دھیمے انداز میں۔

جب آپ مقامِ بدر سے گزر جائیں گے اور آگے چل کر مسیجد کی چیک پوسٹ آئے گی تو آپ سمجھ لیں کہ مدینہ قریب ہو رہا ہے اور اب سب سے پہلے آپ کو مسجد نبویؐ کے بلند و بالا مینار نظر آئیں گے۔ آپ مسلسل درود شریف پڑھتے ہوئے اور اس شہر کی برکتوں سے صحیح استفادے کی دعائیں کرتے ہوئے داخل ہوں۔

اپنے ٹھکانے پر سامان رکھنے کے بعد مسجدِ نبویؐ میں جانے کی تیاری کریں۔ پانی مل جائے تو نہا لیں۔ ستھرے اور دھلے ہوئے کپڑے زیب تن کریں۔ جسم کو خوشبو لگائیں۔ خوشبو آنحضور ﷺ کو بہت پسند تھی۔ عورتوں کو سمجھائیں کہ وہ مسجد میں جاتے وقت لباس و انداز میں آدابِ شریعت اور تعلیماتِ رسول ﷺ کا لحاظ رکھیں۔ مرد حضرات عورتوں کے مخصوص دروازوں کو چھوڑ کر مسجد میں جس دروازے سے جگہ ملے داخل ہو جائیں اور دایاں قدم رکھتے ہوئے زباں سے کہیں:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْهِ الْكَرِیْمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

سب سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کریں اور اگر جماعت کھڑی ہے تو اس میں شامل ہو جائیں۔

اس کے بعد آپ آنحضور ﷺ کو سلام عرض کرنے کے لیے مواجہہ شریف کی طرف بڑھیں۔ یاد رکھیں کہ سلام کے لیے جاتے وقت لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگیں، دھکے نہ دیں، نماز پڑھنے والوں کی نماز نہ ضراب کریں۔ وہاں ہجوم ہوگا گزرنے کے لیے راستہ آسانی سے نہ ملے گا۔ بایں ہمہ آپ وقار و سنجیدگی کا دامن نہ چھوڑیں۔ سنبھل کر، ادب سے، احترام کے ساتھ اور آہستہ خرامی کو شعار بنا کر مواجہہ شریف کے سامنے آجائیں۔ آپ آنحضور ﷺ

کے چہرۂ مبارک کے سامنے ہو کر ان الفاظ میں سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ. اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَ اَمِيْنُهٗ وَ خِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ. وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَ اَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَ نَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَ جَاهَدْتَّ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ

اس کے بعد ایک قدم دائیں طرف ہو جائیں اور حضرت ابو بکرؓ کو سلام کریں۔ ان کو سلام کرنے کا طریقہ یہ ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِي الْغَارِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ جَاهَدْتَّ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ. اَللّٰهُمَّ ارْضَ عَنْهُ وَ اَكْرِمْ مَقَامَهٗ.

پھر مزید ایک قدم دائیں طرف ہو جائیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفُقَرَاءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَيْتَامِ. جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ خَيْرَ الْجَزَاءِ. اَللّٰهُمَّ ارْضَ عَنْهُ وَاَجْزِ لَهٗ ثَوَابَهٗ.

اس کے بعد آپ قبلہ رو ہو کر اللہ تعالیٰ سے اپنی ذات کے لیے، اپنے دوستوں اور بھائیوں کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے، دنیا و آخرت میں بھلائی کی دعا کریں اور پھر یہاں سے ہٹ جائیں اور اگر آپ کو ریاض الجنۃ میں نماز پڑھنے یا بیٹھ کر قرآن کریم کی تلاوت کا موقع ملے تو دوسروں کو اذیت دیے بغیر اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض کے اوپر ہے۔''

مسجد نبویؐ کے آداب میں سے ایک نہایت اہم ادب یہ ہے کہ آپ وہاں اپنی آواز بلند نہ کریں۔ دعا، ذکر، تلاوت، سلام، الغرض ہر چیز دھیمی آواز سے ادا کریں۔

آپ کو اللہ تعالیٰ جتنا وقت مدینہ منورہ میں گزارنے کے لیے دے اسے ضائع نہ کریں۔ نماز پنجگانہ مسجد نبویؐ میں باجماعت ادا کریں۔ امام احمد بن حنبلؒ نے بسندِ صحیح حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میری مسجد میں ایک نماز دوسری جگہوں پر ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے سوائے مسجدِ حرام کے جہاں ایک نماز کا ثواب کا ایک لاکھ نماز سے افضل ہے۔''

اسی طرح امام احمد بن حنبلؒ اور طبرانی نے بسندِ صحیح حضرت انس بن مالکؓ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ:

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھیں اور ان میں کوئی نماز بھی فوت نہ ہوئی تو اس کے لیے دوزخ سے رہائی، عذاب سے نجات اور نفاق سے پاکیزگی لکھ دی جائے گی۔''

مسجدِ قبا مدینہ منورہ سے دور نہیں ہے بلکہ شہر کے ایک کنارے پر واقع ہے۔ آنحضور ﷺ مسجدِ قبا میں نماز پڑھنے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ آنحضور ﷺ کا اپنا عمل یہ تھا کہ آپ ہمیشہ ہفتہ کے دن سوار ہو کر یا پیادہ قبا تشریف لے جاتے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھتے۔ امام احمد بن حنبلؒ، نسائی اور ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:

''جس نے اپنے گھر میں وضو یا غسل کیا اور مسجد قبا آیا اور وہاں آ کر نماز پڑھی اسے ایک عمرے کے برابر اجر ملے گا۔''

نمازوں کے اوقات کے درمیان آپ کسی روز مدینہ منورہ کے چند اہم مقامات دیکھ سکتے ہیں جنت البقیع (قبرستانِ مدینہ) کے رہنے والوں کو بھی سلام کہیں اور ان کی بلندی درجات کی دعا کریں۔ شہدائے احد کی زیارت کریں اور ان کے لیے دعا کریں۔ دیگر جن زیارات کے لیے آپ جائیں مدینہ کے ادب واحترام اور مسنون طریقوں کی پابندی کریں۔ بدعات واخرافات سے اجتناب کریں۔ جبلِ احد دیکھیں، مساجدِ خمسہ جائیں اور دیگر تاریخی آثار اور سیرت کے مقامات کا مشاہدہ کریں۔ یہ سب چیزیں اسلام کی پہلی عظیم الشان تحریک اور امت محمدیؐ کی پہلی نسل کی یادگاریں ہیں۔ ان سے جو کچھ اخذ کرنا چاہیے وہ ہے اسلام کے ساتھ ہر قیمت پر وابستگی اسلام کے راستے میں ہر نوع کی قربانی اور اللہ کے نبیؐ اور آپ کے جلیل القدر اصحابؓ سے محبت اور ان کی پیروی۔ زیارتِ قبور میں خاص طور پر طریقہ سنت کو نہ چھوڑیں۔

لوگ بالعموم پوچھتے ہیں کہ کیا مدینہ منورہ میں ۴۰ نمازیں پڑھنا لازم ہے۔ ان حضرات کی خدمت میں عرض کروں گا کہ مسجد نبویؐ میں نمازوں کی افضلیت کے بارے میں آپ اوپر حدیث پڑھ چکے ہیں۔ اگر آپ کو زیادہ سے زیادہ دن ملیں تو آپ کی بڑی خوش قسمتی ہے اور اگر سرکاری انتظامات کی وجہ سے یا آپ کی اپنی مجبوریوں کی وجہ سے آپ زیادہ وقت نہیں دے سکتے تو جس قدر آپ کو یہ مبارک ساعتیں ملیں گزاریں۔ دنیا کے دھندے انسان کی پوری زندگی چٹ کر جاتے ہیں مگر بیت اللہ میں اور مسجدِ رسول ﷺ میں جو وقت آپ کا گزرے گا وہ آپ کی زندگی کے وہ قیمتی لمحات ہوں جن کی اہمیت و قیمت کا دنیا میں نہیں آخرت میں اندازہ ہوگا۔ اور اگر آپ نے حرمِ مکہ اور حرم مدینہ سے حاصل شدہ برکات تعلیمات کو حرزِ جان بنالیا اور واپس اگر ایک صالح اور خداپرست انسان کی زندگی اپنائی اور دنیا کے اندر اسلام کے غلبے کی جدوجہد میں شامل ہو گئے تو آپ کی زیارتِ رسول بھی بارآور ہوگئی اور حج کا مقصد بھی پورا ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے حج اور زیارت کو قبول فرمائے۔

خرّم مُرادؔ کے قلم سے

کلیدِ البقرہ

طویل ترین سورت کے مطالب و معانی تک رسائی کے لیے خُرّم مُرادؔ سے کلید حاصل کیجیے۔ یہ سورت آج اُمت مسلمہ کو کیا پیغام اور رہنمائی دیتی ہے؟ تفسیری لٹریچر میں بیش بہا اضافہ۔ اُردو میں پہلی بار (ترجمہ: Key to Al-Baqarah)

قیمت: -/115 روپے

آخری سورتوں کے درس-۲

سورۃ العصر سے سورۃ الناس تک، ۱۲ سورتوں کے درس، کیسٹ اور سی ڈی کے بعد اب کتابی شکل میں

قیمت: -/130 روپے

جنت کا سفر

خُرّم مُرادؔ کے دل نشین انداز میں۔ زندگی کے مختلف دائروں کے لیے اللہ کے رسول کی عملی رہنمائی۔ احادیث کے یہ **۲۱** مطالعے آپ کو وہ راستے بتاتے ہیں جن پر اس دنیا میں سفر کر کے آپ اپنی منزل جنت تک پہنچ سکتے ہیں۔

قیمت: -/160 روپے

منشورات

منصورہ، ملتان روڈ، لاہور- 54790، فون: 042-543 4909، فیکس: 042-543 2194

manshurat@hotmail.com

04111/15